تحریکات خلفائے احمدیت

اور

اُن کے ثمرات

مرتبہ
محمد احمد فہیم
استاد مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ

عناوین:

ابتدائیہ

تحریکات خلافت اُولیٰ اور اُن کے ثمرات:

تحریکات خلافت ثانیہ اور اُن کے ثمرات:

1) تحریک جدید،
2) وقف جدید،
3) فضل عمر فاؤنڈیشن،

تحریکات خلافت ثالثہ اور اُن کے ثمرات:

1) فضل عمر فاؤنڈیشن،
2) نصرت جہاں سکیم صد سالہ جوبلی منصوبہ،
3) صد سالہ جوبلی منصوبہ

تحریکات خلافت رابعہ اور ثمرات :

1) بیوت الحمد سکیم،
2) دعوت الی اللہ وقف نو۔

تحریکات خلافت خامسہ اور ثمرات:

1) وصایا کی تحریک،
2) صد سالہ جوبلی منصوبہ۔

ابتدائیہ:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ میں اسلام کی تجدید کے لیے مبعوث ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے وقت مسلمانوں کی حالت زار کا جو نقشہ پیش فرمایا تھا وہی کمزور ایمانی، اخلاقی انحطاط اس دور میں نظر آتا ہے۔ چنانچہ اسی ضرورت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ:

اِنَّ اللّٰہَ یَبۡعَثُ لِھٰذِہِ الۡاُ مَّۃِ عَلٰی رَأۡسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنۡ یُجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا۔

(ابو داؤد، کِتَابُ الۡمَلَاحِمِ، بَابٌ مَا یَذۡکُرُفِی قَرۡنِ الۡمِائَۃِ)

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا کرے گا جو آکر دین کی تجدید کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت میں خلافت کے نظام کو قائم فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھا رہی ہے اس لئے خلافت ہی اب مجددیت کی غرض کو پورا کر رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 27 اگست 1993ء میں فرمایا:

”میں تمہیں سچ سچ کہتا ہو ں کہ ایسے لوگ اگر سو سال کی عمریں بھی پائیں گے اور مر جائیں تو نامرادی کی حالت میں مریں گے اور کسی مجدد کا منہ نہیں دیکھیں گے، ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں اور اُن کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں، خدا کی قسم! خلافت احمدیہ کے سوا کہیں اَور مجددیت کا منہ نہیں دیکھیں گی۔ یہی وہ تجدید دین کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے جو ہر صدی کے سر پر ہمیشہ جماعت کی ضرورتوں کو پورا کرتا چلا جائے گا۔“

(ماہنامہ خالد مئی 1994)

تجدید اسلام کی ان اغراض کو پورا کرنے کے لیے خلفاء نے جماعت کی روحانی و تربیتی رہنمائی کے لیے گاہے گاہے تحریکات جاری فرمائیں جن کی کچھ حد تک تفصیل اگلے صفحات میں دی جا رہی ہے۔

تحریکات خلافت اُولیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی دو تحریکیں:

دسمبر 1912ء کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے دو اہم تحریکیں فرمائیں:

(ا) علم الرؤیا کا علم اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کو عطا فرمایا اور ان سے ورثہ میں علمائے اُمت کو پہنچا۔ چنانچہ پہلے مسلمانوں نے اس فن پر کامل التعبیر اور تعطیر الانام وغیرہ عمدہ کتابیں لکھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے تحریک فرمائی کہ ہم سے پہلے بزرگوں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا لیکن اب کئی نئی ایجادیں نکل آئی ہیں ہمیں نئی ضروریات کے لیے اس فن کی ضخیم کتاب تیار کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

(ب) دوسری تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے یہ فرمائی کہ مال غنیمت کی تقسیم کے لیے جو اللہ اور رسول کا حق ہے اس کا مصرف موجودہ زمانہ میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی، اس کی صفات، اس کے افعال اور اس کے کلام پاک کی اشاعت پر رسالے اور ٹریکٹ شائع کیے جائیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کی ادائیگی کے لیے حدیث شریف کی

اشاعت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور حضور صلی اللہ علیہ السلام کے خلفا پر اعتراضات کے جوابات پر روپیہ خرچ کیا جائے۔

(تاریخ احمدیت جلد3۔صفحہ428)

تحریک اشاعت لٹریچر (literature)اور اس کے ثمرات:

’’انجمن مبلغین‘‘ کا قیام:

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی تحریک پر1912ء کے ابتدا میں قادیان کے بعض نوجوانوں نے ایک ’’انجمن مبلغین‘‘ بنائی جس کا نام’’یادگارِ احمد‘‘ بھی تھا۔انجمن کی غرض اسلام کی تائیداور باقی مذاہب کے ابطال میں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شائع کرنا تھا۔اس انجمن نے پہلا ٹریکٹ’’کسر صلیب‘‘ کے نام سے شائع کیا جو حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے قلم سے نکلا۔ اس انجمن کی دیکھا دیکھی لاہور میں ’’احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن (Ahmadiyyaa Young Man Association)‘‘ بھی قائم ہوئی جس نے کئی پمفلٹ چھاپے۔

(تاریخ احمدیت جلد3۔صفحہ429)

’’خطبات نور‘‘ کی اشاعت:

بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر راجپورہ بھٹنڈا ریلوے لاہور نے حضرت خلیفہ اول کے خطبات کتابی شکل میں شائع کئے اور جس کا نام خود حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ ہی نے خطبات نور رکھا اور خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

’’میرے تو وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ کوئی ان کو جمع کرے گا۔ بڑی محنت کی ہے۔جیسی آپ نے ان سے محبت کی ہے خدا آپ سے محبت کرے۔‘‘

قبل ازیں یہ تحریر اپنے دست مبارک سے لکھ کردی:

’’بابو عبدالحمید صاحب نے میری اجازت سے اور مجھے مسودات دکھانے کے بعد میرے خطبات کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اخلاص کے واسطے انہیں جزائے خیر دے اور ان کے کام کو بابرکت کرے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد3۔صفحہ429)

اب اللہ کے فضل وکرم سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی تفسیر قرآن ’’حقائق الفرقان‘‘کے نام سے چار جلدوں میں شائع شدہ موجود ہے۔اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے علمی کاموں کو مرتب کرنے کے لیے’’نور فاؤنڈیشن (Noor Foundation)‘‘ کا قیام فرمایا ہے۔

یتامیٰ اور مساکین فنڈ کی اعانت کی تحریک اور اس کے ثمرات:

جنوری1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے یتامیٰ اور مساکین وطلبا فنڈ کی اعانت کے لیے تحریک فرمائی جس کے لیے اسی وقت سو روپیہ آپ رضی اللہ عنہ نے خود بھی عطا فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد3۔صفحہ 291)

اس تحریک پر احباب نے فوری لبیک کہا۔ چنانچہ ''دور الضعفا'' کے لیے حضرت نواب محمد علی خانؓ صاحب مالیر کوٹلہ نے''22 ''مکانوں کے لیے قادیان میں ایک وسیع قطعہ زمین بہشتی مقبرہ کے قریب عطا فرمایا۔

(اصحاب احمد جلد دوم ۔صفحہ 467)

اسی تحریک کوحضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آگے بڑھاتے ہوئے''کفالت یک صد یتامیٰ'' اور ''بیوت الحمد سکیم'' کا منصوبہ جاری فرمایا جس کے ثمرات جاری و ساری ہیں۔ چنانچہ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کے ضمن میں فرمایا:

''اللہ کے فضل سے جماعت میں یک صد یتامیٰ کی خبر گیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے۔ مرکزی طور پر بھی انتظام جاری ہے۔گو اس کا نام یک صد یتامیٰ کی تحریک ہے لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا۔ اسی طرح لڑکیوں کی شادی تک کے اخرا جات پورے کئے جاتے رہے اور کئے جا رہے ہیں اور اللہ کے فضل سے جماعت اس میں دل کھول کر امداد کرتی ہے۔''

(روزنامہ الفضل 19 نومبر 2004ء)

تحریکات خلافت ثانیہ تحریک جدید:

تحریک جدید کا آغاز:

تحریک جدید کے آغاز کا پس منظر بیان کرتے ہوئے سید نا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

''یہ تحریک ایسی تکلیف کے وقت شروع کی گئی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کی ساری طاقتیں جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لیے اکٹھی ہو گئی ہیں۔ ایک طرف احرار نے اعلان کر دیا کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور وہ اس وقت تک سانس نہ لیں گے جب تک مٹا نہ لیں۔ دوسری طرف جو لوگ ہم سے ملنے جلنے والے تھے اور بظاہر ہم سے محبت کا اظہار کرتے تھے انہوں نے پوشیدہ بغض نکالنے کے لیے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سینکڑوں اور ہزاروں روپوں سے ان کی امداد کرنی شروع کر دی اور تیسری طرف سارے ہندوستان نے ان کی پیٹھ ٹھونکی یہاں تک کہ ایک ہمارا وفد گورنر پنجاب سے ملنے کے لیے گیا تو اسے کہا گیا کہ تم لوگوں نے احرار کی اس تحریک کا اندازہ نہیں لگایا۔ ہم نے محکمہ ڈاک سے پتہ لگوایا ہے، پندرہ سو روپیہ روزانہ ان کی آمدنی ہے۔ تو اس وقت گورنمنٹ انگریزی نے بھی احرار کی فتنہ انگیزی سے متاثر ہو کر ہمارے خلاف ہتھیار اٹھا لئے اور یہاں کئی بڑے بڑے افسر بھیج کر اوراحمدیوں کو رستے چلنے سے روک کر احرار کا جلسہ کرایا گیا۔''

(تقریر فرمودہ 27 دسمبر 1943ء)

تحریک جدید ایک الہامی تحریک:

تحریک جدید کو تمام تر کامیابیوں کے حصول کا ذریعہ اور الہامی تحریک قرار دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''پس جماعت کو اپنی ترقی اور عظمت کے لیے اس تحریک کو سمجھنا اور اس پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح مختصر الفاظ میں ایک الہام کر دیتا ہے اور اس میں نہایت باریک تفصیلات موجود ہوتی ہیں۔ اسی طرح اس کا القا بھی ہوتاہے اور جس طرح الہام مخفی ہوتاہے، اسی طرح القا بھی مخفی ہوتا ہے بلکہ القا الہام سے زیادہ مخفی ہوتا ہے۔ یہ تحریک بھی جو القائے الٰہی کا نتیجہ تھی پہلے مخفی تھی مگر جب اس پر غور کیا گیا تو یہ اس قدر تفصیلات کی جامع نکلی کہ میں سمجھتا ہو ں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے زمانے کے لیے اس میں اتنا مواد جمع کر دیا ہے کہ اصولی طور پر اس میں وہ تمام باتیں آ گئی ہیں جو کامیابی کے لیے ضروری ہیں۔''

(الفضل 26فروری1961ء و سوانح فضل عمرؓ جلد 3 ۔صفحہ 297تا300)

تحریک جدید کی سکیم(scheme):

تحریک جدید کی جو سکیم اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دل میں اِلقا کی اس کی تفصیلات بیان کر نے سے پہلے جماعت کو اس کے لیے ذہنی طور پر تیار کرنے کے لیے بطور تمہید آپ نے 19 اکتوبر1934ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''سات یا آٹھ دن تک اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی اور توفیق بخشی تو میں ایک نہایت ہی اہم اعلان جماعت کے لیے کرنا چاہتا ہوں چھ یا سات دن سے قبل میں وہ اعلان کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ اس اعلان کی ضرورت اور اس کی وجوہ بھی میں اسی وقت بیان کروں گا لیکن اب سے پہلے میں آپ لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ احمدی کہلاتے ہیں، آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ آپ لوگ خدا تعالیٰ کی چنیدہ جماعت ہیں، آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے مامور پر کامل یقین رکھتے ہیں، آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے آپ نے اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کر رکھے ہیں اور آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ان تمام قربانیوں کے بدلے اللہ تعالیٰ سے لوگوں نے جنت کا سودا کر لیا۔ یہ دعویٰ آپ لوگوں نے میرے ہاتھ پر دُہرایا بلکہ آپ میں سے ہزاروں انسانوں نے اس عہد کی ابتدا میرے ہاتھ پر کی ہے کیونکہ وہ میرے ہی زمانہ میں‌احمدی ہوئے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہاری بیویاں، تمہارے عزیز و اقارب، تمہارے اموال اور تمہاری جائیدادیں تمہیں خدا اور اس کے رسول سے زیادہ پیاری ہیں تو تمہارے ایمان کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ ایک معمولی اعلان نہیں بلکہ اعلان جنگ ہو گا ہر اس انسان کے لیے جو اپنے ایمان میں ذّرہ بھر بھی کمزوری رکھتا ہے، یہ اعلان جنگ ہو گا ہر اس شخص کے لیے جس کے دل میں نفاق کی کوئی بھی رَگ باقی ہے لیکن میں‌یقین رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے تمام افراد اِلاماشاء اللہ سوائے چند لوگوں کے سب سچے مومن ہیں اور اس دعویٰ پر قائم ہیں جو انہوں نے بیعت کے وقت کیا اور اس دعویٰ کے مطابق جس قربانی کا بھی ان سے مطالبہ کیا جائے گا اسے پورا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔''

(الفضل 23 اکتوبر1934ء و سوانح فضل عمرؓ جلد 3۔صفحہ301)

تحریک جدید کے مطالبات:

تحریک جدید کے بیان کردہ چوبیس مطالبات میں سے چند چیدہ چیدہ درج ہیں:

پہلا مطالبہ: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے جماعت سے اس تحریک کے سلسلہ میں جو مطالبہ فرمایا وہ سادہ زندگی اختیار کر نا تھا،

دوسرا مطالبہ: جماعت کے مخلص افراد اپنی آمد کا 1/5 سے 1/3 حصہ تک سلسلہ کے مفاد کے لیے تین سال تک جمع کروائیں،

تیسرا مطالبہ: دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب دیا جائے۔

چوتھا مطالبہ: احباب اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لیے وقف کریں۔

پانچواں مطالبہ: اس سکیم کے لیے بعض احباب ماہانہ سو روپیہ چندہ دیں۔غربا بھی ماہانہ پانچ روپے چندہ دے کر اس مالی قربانی میں شامل ہو سکتے ہیں۔

چھٹا مطالبہ: بعض احباب اشاعتِ سلسلہ کے لیے کم از کم تین سال وقف کریں۔

ساتواں مطالبہ: وقف برائے تین ماہ کریں اور ملازم پیشہ احباب اپنے خرچ پر جماعتوں میں جائیں۔

آٹھواں مطالبہ: پنشنر(pensioner) افراد خدمتِ دین کے لیے وقف کریں۔

نواں مطالبہ: جماعت کے افراد ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

دسواں مطالبہ: اپنی جائیداد میں سے عورتوں کو ان کا شرعی حصہ ادا کریں۔

گیارھواں مطا لبہ: مخلوق خدا کی خدمت کی جائے۔

بارھواں مطالبہ:۔ ہر احمدی اما نت داری کی عادت ڈالے کسی کی امانت میں خیانت نہ کرے۔

(سوانح فضل عمرؓ جلد 3 صفحہ 306 تا 317)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فرمودات کی روشنی میں تحریک جدید کے ثمرات:

حضور جماعت کی قربانی اور مطالبات کی تعمیل پر اظہارِ خوشنودی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''دنیا میں تو یہ جھگڑے ہوتے ہیں کہ میاں بیوی کی لڑائی ہوتی ہے تو بیوی کہتی ہے کہ مجھے زیور بنوا دو اور میاں کہتا ہے میں کہاں سے زیور بنوا دوں میرے پاس تو روپیہ ہی نہیں، لیکن میں نے اپنی جماعت میں سینکڑوں جھگڑے اس قسم کے دیکھے ہیں کہ بیوی کہتی ہے میں اپنا زیور خدا تعالیٰ کی راہ میں دینا چاہتی ہوں مگر میرا خاوند کہتا ہے نہ دو کسی اور وقت کام آجائے گا۔ غرض خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو ایسا اخلاص بخشا ہے کہ اور عورتیں تو زیور کے پیچھے پڑتی ہیں اور ہماری عورتیں زیور لے کر ہمارے پیچھے پھرتی ہیں۔ میں نے تحریک وقف کی تو ایک عورت اپنا زیور میرے پاس لے آئی۔ میں نے کہا میں نے سرِدست تحریک کی ہے کچھ مانگا نہیں۔ اس نے کہا یہ درست ہے کہ آپ نے مانگا نہیں،لیکن اگر کل ہی مجھے کوئی ضرورت پیش آگئی اور میں یہ زیور خرچ کر بیٹھی تو پھر میں کیا کروں گی۔ میں نہیں چاہتی کہ میں اس نیکی میں حصہ لینے سے محروم رہوں۔ اگر آپ اس وقت لینا نہیں چاہتے تو بہر حال یہ زیور اپنے پاس امانت کے طور پر رکھ لیں اور جب بھی دین کو ضرورت ہو خرچ کر لیا جائے۔ میں نے بہتیرا اصرار کیا کہ اس وقت میں نے کچھ مانگا نہیں مگر وہ یہی کہتی چلی گئی کہ میں نے تو یہ زیور خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا ہے اب میں اسے واپس نہیں لے سکتی۔ یہ نظارے غربا میں

بھی نظر آتے ہیں اورامرا میں بھی لیکن امرا میں کم اور غربا میں زیادہ۔‘‘

(الفضل 22جون1946ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’1934ء کے آخر میں جماعت جو بیداری پیدا ہوئی اس کے نتیجہ میں جماعت نے ایسی غیرمعمولی قربانی کی روح پیش کی جس کی نظیر اعلیٰ درجہ کی قوموں میں بھی مشکل سے مل سکتی ہے.....تحریک جدید کے پہلے دور میں احباب نے غیرمعمولی کام کیااور ہم اسے فخر کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔ مؤرخ آئیں گے جو اس امر کا تذکرہ کریں گے کہ جماعت نے ایسی حیرت انگیز قربانی کی کہ جس کی مثا ل نہیں ملتی اور اس کے نتائج بھی ظاہر ہیں۔ حکومت کے اس عنصر کو جو ہمیں مٹانے کے درپے تھا متواتر ذلت ہوئی.... اور احرار کو تو اللہ تعالیٰ نے ایسا ذلیل کیا ہے کہ اب وہ مسلمانوں کے سٹیج (stage)پرکھڑے ہونے کی جرأت نہیں کر سکتے.....تواللہ تعالیٰ نے ہمارے سب دشمنوں کو ایسی سخت شکست دی ہے کہ حکام نے خود اس کوتسلیم کیا ہے۔‘‘

(الفضل 15 نومبر1938ء و سوانح فضل عمرؓ جلد 3 ۔صفحہ 324 و 325)

تحریک جدید کے مختلف مطالبات پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں جو با برکت انقلاب جماعت میں پیدا ہوا اس کا ذکر کرنے کے بعد حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’یہ سب فتوحات جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں حاصل ہوئیں، ہمارا مقصد نہیں، ہمارا مقصد ان سے بہت بالا ہے اور اس میں کامیابی کے لیے ابھی بہت قربانیوں کی ضرورت ہے۔‘‘

(الفضل 15 نومبر1938ء و سوانح فضل عمرؓ جلد 3 ۔صفحہ 324 و 325)

’’اس تحریک (تحریک جدید) کے پہلے دور کی میعاد دس سال تھی..... اس دور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جس قربانی کی توفیق دی ہے اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اس نے اس عرصہ میں جو چندہ اس تحریک میں دیا وہ تیرہ چودہ لاکھ روپیہ بنتا ہے اور اس روپیہ سے جہاں ہم نے اس دس سال کے عرصہ میں ضروری اخراجات کئے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ریزرو فنڈ(reserve fund)بھی قائم کیا ہے اور اس ریزرو فنڈ (reserve fund) کی مقدار 280 مربع زمین ہے۔ اس کے علاوہ بھی ایک سو مربع زمین ایسی ہے جس میں سے کچھ حصہ کے خریدنے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ کچھ حصہ گو خریدا تو گیا ہے مگر اس پر ابھی قرض ہے اسے اگر شامل کر لیا جائے تو کل رقبہ380 مربع ہو جاتا ہے.... اس دوران میں تحریک جدید کے ماتحت ہمارے مبلغ جاپان(Japan) میں گئے، تحریک جدید کے ماتحت چین(China) میں مبلغ گئے، تحریک جدید کے ماتحت سماٹرا (Smatra) اور جاوا(Jawa) میں مبلغ گئے اور اس تحریک کے ماتحت خدا تعالیٰ کے فضل سے سپین (Spain)، اٹلی (Italy)، ہنگری (Hungary)، پولینڈ (Poland)، البانیہ (Albania)، یوگو سلاویہ (Yugoslavia)اور امریکہ (America) میں بھی مبلغ گئے اور افریقہ (Africa)کے بعض ساحلوں پر بھی اسی تحریک کے ماتحت مبلغ گئے اور ان مبلغین کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور سلسلہ سے لاکھوں لوگ روشناس ہوئے۔‘‘

(الفضل 28نومبر1934ء و سوانح فضل عمرؓ جلد 3۔ صفحہ 325)

تحریک جدید کا ایک اور ثمر احرار کے انجام کی پیشگوئی:

دعاؤں، انابت الیٰ اللہ، تزکیۂ نفس، اسلامی تمدن و طریق کے مطابق زندگی بسر کرنے یعنی تحریکِ جدید کی الہامی و انقلابی

سکیم (scheme) پر عمل کرنے سے مخالفت کے طوفان کا رُخ کس طرح تبدیل ہوا اس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''احرار میرے مقابل پر اٹھے، احرار کو بعض ریاستوں کی بھی تائید حاصل تھی کیونکہ کشمیر کمیٹی کی صدارت جو میرے سپرد کی گئی تھی اس کی وجہ سے کئی ریاستوں کو یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ اس زور کو توڑنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ یہ کسی اور ریاست کے خلاف کھڑے ہو جائیں......احرار نے 1934ء میں شورش شروع کی اور اس قدر مخالفت کی کہ تمام ہندوستان کو ہماری جماعت کے خلاف بھڑکا دیا۔ اس وقت مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر میں نے ایک خطبہ میں اعلان کیا کہ تم احرار کے فتنہ سے مت گھبراؤ! خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا کیونکہ خدا نے مجھے جس راستہ پر کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع کو اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے۔''

(الفضل 30 مئی 1935ء و سوانح فضل عمرؓ جلد 3۔صفحہ 295)

تحریک جدید کے مزید ثمرات:

اللہ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے ثمرات جاری وساری ہیں۔30 جولائی 2005ء کے جلسہ برطانیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان ترقیات کے اعدادو شمار بیان فرمائے جو مختصراً تحریر ہیں:

جماعت کا امسال تک نئے ممالک میں نفوذ =''181''ممالک

کل بیوت الذکر کی تعداد= 13ہزار 776 بیوت (صرف ایک سال میں 319 نئی بیوت ملی ہیں)

(1984ء سے تا حال)

تراجم قرآن کریم = کل''60''زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں

امسال 2005ء میں 2لاکھ سے زائد افراد جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔

(الفضل 5 اگست 2005ء)

وقف جدید ______ایک اور بابرکت تحریک:

جماعت کی مالی جہاد اور قربانیوں کی تاریخ نہایت شاندار اور قابل رشک ہے۔ اس عظیم مثالی کارنامہ کے پیچھے حضرت مصلح موعود کی ولولہ انگیز قیادت کا کسی قدر تذکرہ تحریک جدید کے ضمن میں ہو چکا ہے تحریک جدید کا اجرا 1934ء میں ہوا جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جوانی کا زمانہ اور شدید طوفانی مخالفت کی وجہ سے جماعت کے اندر غیرمعمولی جوش و جذبہ کا زمانہ تھا۔ 1958ء میں جبکہ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) ایک ایسے خوفناک قاتلانہ حملہ سے دوچار ہو چکے تھے جس میں ''نادان دشمن'' کا وار شہ رَگ سے چھوتے ہوئے اور اپنے اثرات چھوڑتے ہوئے نکل گیا تھا اس حملہ کے نتیجہ میں حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) ایک انتہائی تکلیف دہ اعصابی بیماری میں مبتلا ہو چکے تھے مگر عمر کی زیادتی، بیماری کی شدت، ذمہ داریوں کے ہجوم میں ہمارا یہ خدا رسیدہ قائد ایک عجیب شان کے ساتھ جماعت کی روحانی ترقی اور تربیت کے لیے ایک نہایت

وسیع پروگرام اس جماعت کے سامنے پیش کرتا ہے جو تقسیم وطن کے نتیجہ میں ایک بہت بڑے دھکے کو برداشت کر کے نئے سرے سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش میں مصروف ہے اور ایک دفعہ پھر دنیا پر یہ ثابت کر دیتا ہے کہ خدائی تائید یافتہ اولیاء اللہ کی شان دنیوی لیڈروں اور خود ساختہ پیروں سے کتنی مختلف اور ارفع و اعلیٰ ہوتی ہے۔اس سکیم کی اہمیت و فادیت کی اندازہ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کے مندرجہ ذیل ارشاد سے ہوتا ہے:

''میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں تا کہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں.... ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے... پس میں چاہتا ہو ں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لیے وقف کریں... اور باہر جا کر نئے ربوے اور نئے قادیان بسائیں.... وہ جا کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسب ہدایت وہاں لوگوں کو تعلیم دیں۔ لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں اور اپنے شاگرد تیا رکریں جو آگے اور جگہوں پر پہنچ جائیں۔''

(الفضل 6فروری1958ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:

''یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لیے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو پھر بھی پورا کروں گا۔ خدا تعالیٰ۔۔۔۔۔ میری مدد کے لیے فرشتے آسمان سے اُتارے گا۔''

(الفضل 7جنوری 1958ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس انجمن کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

''پشاور سے کرچی تک رُشد و اصلاح کا جا ل پھیلا یا جائے بلکہ اصلی حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم نے رُشد و اصلاح کے لحاظ سے مشرقی اور مغربی پاکستان کا گھیراؤ کرنا ہے تو اس کے لیے ہمیں ایک کروڑ روپے سالانہ سے بھی زیادہ کی ضرورت ہے۔''

(سوانح فضل عمرؓجلد 3۔ صفحہ 347 تا 350)

وقف جدید کے ثمرات:

اس امر کا اندازہ کہ وقف جدید کس حد تک اپنے مقصد میں کامیاب ہے اور دیہاتی جماعتوں پر اس کے کیا خوش کن اثرات ظاہر ہو رہے ہیں مندرجہ ذیل امور سے لگایا جا سکتا ہے:

ا۔ چندوں میں غیر معمولی اضافہ:

معلمین کے ذریعہ دو طرح پر جماعتی چندوں میں اضافہ ہوتا ہے۔اوّل ان کی تربیت کے نتیجہ میں جماعت میں قربانی کی روح ترقی کرتی ہے اور جماعتی چندوں پر بھی اس کا نہایت خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ مثلاً ایک جماعت کے پریذیڈنٹ (President) صاحب تحریر کرتے ہیں۔

''جماعت کے چندہ میں معلم کے آنے سے قبل بقایا در بقایا تھا۔ ان کے آنے سے اب 75% چندہ ادا ہو چکا ہے جبکہ ابھی سال کے چار پانچ ماہ باقی ہیں۔''

ایک اور پریذیڈنٹ (President) معلم کی تقرری سے قبل اور بعد کا موازنہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''چندہ عام دوصد روپے صرف تھا۔اب 1965-66ء کا بجٹ جس میں حصہ آمد بھی شامل ہے دو ہزار روپے ہے۔''

دوم: چونکہ معلمین کو تاکید کی جاتی ہے کہ نو مبائعین کو فوری طور پر جماعتی چندوں میں شامل کریں ورنہ ان کے ذریعے ہونے والی بیعتیں حقیقی بیعتیں شمار نہیں ہوں گی اس لیے جوں جوں مبائعین کی تعداد بڑھتی جاتی ہے چندوں میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس ضمن میں ایک سیکرٹری مال نے جو اعداد و شمار بھجوائے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت کا چندہ عام کا کل سالانہ بجٹ 4907 روپے 40 پیسے ہے جس میں 1215 روپے بجٹ ان نو مبائعین کا ہے جو وقف جدید کے ذریعہ سلسلہ میں داخل ہوئے، یہی نہیں بلکہ وہ لکھتے ہیں کہ اس بجٹ میں 725روپے 50پیسے کی وہ رقم بھی شامل ہونی چاہئے جو بعض نو مبائعین کی نقل مکانی کی وجہ سے دوسری جماعتوں میں منتقل کی گئی گویا چار ہزار نو سو سات روپے میں سے ایک ہزار نو سو چالیس روپے صرف نو مبائعین کا بجٹ ہے۔فالحمد للہ علی ذلک۔

ب۔ نماز باجماعت کا قیام:

اس اہم دینی فریضہ کی سر انجام دہی میں معلمین کو خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ حیرت انگیز کامیابی ہو رہی ہے۔مختلف صدر صاحبان اور اُمرا کی طرف سے اس بارہ میں بیسیوں خوشنودی کا اظہار موصول ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بڑی جماعت کے صدر صاحب لکھتے ہیں:

''نماز باجماعت کے قیام میں معلم نے مختلف کوششوں کے طریق جاری رکھے۔مثلاً صبح نماز کے وقت گاؤں میں بلند آواز سے درود شریف پڑھنا.....معلم صاحب کے آنے سے پہلے تقریباً ساری جماعت ہی بے جماعت سمجھ لیں کیونکہ خاکسار اگر گھر پر ہوتا تو نماز ہو جاتی۔ اگر کاکسار گھر پر نہ ہوتا تو نماز باجماعت نہ ہوتی لیکن محترم معلم صاحب کے آنے سے یہ بیماری دور ہو گئی اور باقاعدہ نمازباجماعت ہونے لگی اور پھر نماز باجماعت ہی نہیں بلکہ نماز تہجد با جماعت کا سلسلہ بھی جاری رہنے لگا اور اس دوران میں ایک ماہ سے اوپر مستقل نماز تہجد جاری ہے۔''

(سوانح فضل عمرؓ جلد 3۔ صفحہ 354 و 355)

ایک اور جماعت کے پریذیڈنٹ (President) صاحب مندرجہ ذیل الفاظ میں جماعت کی پہلی حالت اور بعد میں پیدا ہونے والی خوشگوار تبدیلی کا ذکر فرماتے ہیں:

''جب معلم پہلے دن یہاں ہمارے گاؤں میں تشریف لائے تو ان کو اکیلے ہی نماز ادا کرنی پڑتی۔ احمدی احباب کے گھروں میں جانا اور نماز کی طرف توجہ دلانا اور نماز بے جماعت اور نماز با جماعت کے متعلق تقریر کرنا اور ان کے مردہ شعور کو زندہ کرنے کے لئے کئی کئی گھنٹے وقت صرف کرنا پڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج تمام مرد پانچ وقت نمازوں میں برابر شریک ہوتے اور نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور ہماری عورتیں بھی گھروں پر باقاعدہ نماز ادا کرتی ہیں۔ نماز تہجد کا شعور پیدا ہو چکا ہے۔''

ج۔ دینی تعلیم:

محض نماز باجماعت کے قیام تک ہی معلمین کی سرگرمیاں محدود نہیں بلکہ نماز ناظرہ یاد کروانا، نماز کا ترجمہ سکھانا، قرآن کریم کی سورتیں حفظ کروانا اور دیگر دینی مسائل کی تعلیم دے کر ان کے ایمان اور عمل کو زیور علم سے آراستہ کرنا بھی معلم کے فرائض میں داخل ہے۔معلمین کی انہی نیک کوششوں سے متاثر ہو کر مختلف صدر صاحبان ہمیں اپنی خوشنودی سے مطلع فرماتے رہتے ہیں۔ مثلاً ایک جماعت کے صدر لکھتے ہیں:

''معلم نے ساری جماعت کی نماز درست کروائی ہے اور خاص کر بچوں کی نماز کی درستگی کی ہے۔ جماعت کے تمام افراد کو نماز باترجمہ یاد کروائی ہے اور نماز سے متعلق تمام مسائل بھی یاد کروائے ہیں اور قرآنی دعائیں بھی یاد کروائی ہیں۔ ترجمہ قرآن کریم سکھایا جا رہا ہے اور دوسرے پارہ تک قرآن مجید کا ترجمہ مردوں، عورتوں اور بچوں نے پڑھ لیاہے۔''

ایک اور جماعت کے صدر صاحب اعدادو شمار میں معلم کے کام کی رپورٹ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''معلم کی کوشش سیپارہ چودہ عورتیں اور بائیسبچے نماز سیکھ چکے ہیںاور دس مرد، آٹھ عورتیں اور نو بچے نماز کر ترجمہ سیکھ چکے ہیں۔''

اس وقت ''200'' سے زائد واقفین معلمین میدان عمل میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔''

(سوانح فضل عمرؓ جلد 3۔ صفحہ 354 و 355)

اللہ کے فضل و کرم سے خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں سال 2005ء تک وقف جدید کی کل مالی وصولی اکیس لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈ تک پہنچ گئی ہے جو گزشتہ سال کی نسبت دو لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے اور وقف جدید کے شاملین کی تعداد چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار ہے۔ ان میں امسال 51ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ6 جنوری2006ء از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ الفضل انٹرنیشنل''مؤرخہ27 جنوری تا 2فروری2006ء)

بعض اہم تحریکات:

1۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی چالیس روز تک خصوصی دعاؤں کی تحریک:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کی روحانی وجسمانی ترقی کیلئے یکے بعد دیگرے متعدد تجاویز وتحریکات پیش فرمائیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک معمول کے مطابق یہاں بھی دعاؤں کو اوّلیت کا مقام حاصل رہا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے8مارچ1944ء سے چالیس روز تک خاص دعائیں کر نے کی تحریک فرمائی اور پھر چند روز بعد ہی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تسبیح وتحمید اور درود شریف پڑھنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

''ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ روزانہ بارہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ پڑھ لیا کرے گا اسی طرح دوسری چیز جو اسلام کی ترقی کے لیے ضروری ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض کا دنیامیں وسیع ہونا ہے اور ان برکات اور فیوض کو پھیلانے کا بڑا ذریعہ درود ہے۔ بے شک ہر نماز میںتشہد کے وقت درود پڑھا جاتا ہے مگر وہ جبری درود ہے اور جبری درود اتنا فائدہ نہیں دیتا جتنا اپنی مرضی سے پڑھا ہوا درود انسان کو فائدہ دیتا ہے۔ وہ درود بے شک نفس کی ابتدائی صفائی کے لئے ضروری

ہے لیکن تقرب الی اللہ کے حصول کے لئے اس کے علاوہ بھی درود پڑھنا چاہئے۔ پس میں دوسری تحریک یہ کرتا ہوں کہ ہر شخص کم سے کم بارہ دفعہ روزانہ درود پڑھنا اپنے اوپر فرض قرار دے لے....پس جو لوگ محبت اوراخلاص کے ساتھ درود پڑھیں گے وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ تعالیٰ کی برکات سے حصہ پائیں گے ان کے گھر رحمتوں سے بھر دیئے جائیں گے، ان کے دل اللہ تعالیٰ کے انوار کا جلوہ گاہ ہو جائیں گے اور نہ صرف ان روحانی نعما سے لطف اندوز ہوں گے بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے چونکہ ان کی خواہش ہو گی کہ اسلام پھیلے اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا نام اَکنافِ عالم تک پہنچے اس لئے وہ اپنے اس ایمانی جوش اور درد مندانہ دعاؤں کے نتیجہ میں اسلام کے غلبہ کا دن بھی دیکھ لیں گے اور سچی بات یہ ہے کہ دعائیں ہی ہیں جن سے یہ عظیم الشان کام ہو سکتاہے۔ دنیوی کوششیں تو محض سہارے اور ہمارے اخلاص کے امتحان کا ذریعہ ہیں ورنہ قلوب کا تغیر محض خدا کے فضل سے ہو گا اور اس فضل کے نازل ہونے سے ہو گا اور اس فضل کے نازل ہونے میں ہماری وہ دعائیں ممد ہوں گی جو ہم عاجزانہ طور پر اس سے کرتے رہیں گے۔‘‘

(الفضل 23 مئی1944ء)

2۔ خاندان مسیح موعود علیہ السلام کو وقف زندگی کی تحریک:

اللہ تعالیٰ کے فضلو ں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خاندان مسیح موعود علیہ السلام کو بطور خاص خدمت دین کرنے اور اس مقصد کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کی تحریک کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

’’دیکھو ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کے اس قدر احسانات ہیں کہ اگر سجدوں میں ہمارے ناک گھس جائیں، ہمارے ہاتھوں کی ہڈیاں گھس جائیں تب بھی ہم اس کے احسانات کا شکر نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری موعود کی نسل میں ہمیں پیدا کیا ہے اور اس فخر کے لئے اس نے اپنے فضل سے ہمیں چن لیا ہے.... دنیا کے لوگوں کے لیے دنیا کے اور بہت سے کام پڑے ہوئے ہیں مگر ہماری زندگی کا تو کلیۃً دین کی خدمت اور اسلام کے احیا کے لیے وقف ہونی چاہئے۔‘‘

(الفضل 14 مارچ 1944ء)

3۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تحریک:

اسلامی معاشرہ میں غریب اورمحتاج انسانوں کی مدد اور ان کی خبر گیری کی طرف بطورخاص توجہ دلائی گئی ہے۔ اس اسلامی حکم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’ہر شخص کو اپنے اپنے محلّہ میں اپنے ہمسائیوں کے متعلق اس امر کی نگرانی رکھنی چاہئے کہ کوئی شخص بھوکا تو نہیں اور اگر کسی ہمسایہ کے متعلق اسے معلوم ہو کہ وہ بھوکاہے تواس وقت تک اس کو روٹی نہیں کھا نی چاہئے جب تک وہ اس بھوکے کو نہ کھلا لے۔‘‘

(الفضل 11جون1945ء)

4۔ وقف جائیداد کی مالی تحریک:

ہر اہم اور ضروری کام میں بنیادی طور پر مضبوط مالی حیثیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

نے جماعت کے ایسی تربیت فرمائی کہ چندوں کی ادائیگی میں بشاشت و رغبت اور مسابقت کے جونمونے یہاں نظر آتے ہیں ان کی مثال آج کی دنیا میں اور کہیں نہیں مل سکتی۔اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے وقف جائیداد کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’ ہم میں سے کچھ لوگ جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے اپنی جائیداد کو اس صورت میں دین کے لیے وقف کردیں کہ جب سلسلہ کی طرف سے ان سے مطالبہ کیا جائے گا انہیں وہ جائیداد اسلام کی اشاعت کے لیے پیش کرنے میں قطعاً کوئی عذر نہیں ہو گا۔‘‘

(الفضل 14مارچ1944ء)

’’میں نے جائیداد وقف کرنے کی تحریک کی تھی۔ قادیان کے دوستوں نے اس کے جواب میں شاندار نمونہ دکھایا ہے اور اس تحریک کا استقبال کیا ہے۔ بہت سے دوستوں نے اپنی جائیداد وقف کر دی ہے۔‘‘

(الفضل 31مارچ1944ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلصین جماعت نے چند گھنٹوں کے اندر اندر چالیس لاکھ کی جائیداد وقف کر دیں۔

5۔ وقف زندگی کی تحریک:

خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی اہمیت اور یہ بتانے کے بعد کہ اصل عزت خدمتِ دین میں ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

’’بعض لوگ حماقت سے یہ سمجھتے ہیں کہ جو تقریر اور تحریر کرے وہی مبلغ ہے۔ حالانکہ اسلام تو ایک محیط کل مذہب ہے، اس کے احکام کی تکمیل کے لئے ہمیں ہر قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ وہی مبلغ نہیں جو تبلیغ کے لئے باہر جاتا ہے، جو سلسلہ کی جائیدادوں کا انتظام تن دہی اور اخلاص سے کرتا ہے اور باہر جانے والے مبلغوں کے لئے اور سلسلہ کے لٹریچر کے لئے روپیہ زیادہ سے زیادہ کماتا ہے وہ اس سے کم نہیں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک مبلغوں میں شامل ہے، جو سلسلہ کی عمارتوں کی اخلاص سے نگرانی کرتا ہے وہ بھی مبلغ ہے، جو سلسلہ کے لئے تجارت کرتا ہے وہ بھی مبلغ ہے، جو سلسلہ کا کارخانہ چلاتا ہے وہ بھی مبلغ ہے، جو زندگی وقف کرتا ہے اور اسے سلسلہ کے خزانہ کا پہریدار مقرر کیا جاتا ہے وہ بھی مبلغ ہے۔کسی کام کی نوعیت کا خیال دل سے نکال دو اور اپنے آپ کو سلسلہ کے ہاتھ میں دے دو پھر جہاں تم کو مقرر کیا جائے گا وہی مقام تمہاری نجات اور برکت کا مقام ہو گا۔‘‘

(الفضل 31مارچ1944ء)

نوٹ:۔ اللہ کے فضل سے اس وقت تقریباً ’’400‘‘ سے زائد واقفین مبلغین پاکستان و بیرونی ممالک میں خدمات بجا لا رہے ہیں بہت سے ممالک کے لوکل معلمین ومشنری واقفین کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

6۔ کالج فنڈ (College Fund) کی تحریک:

جماعت کے نوجوانوں کی علمی و تربیتی ضروریات کو بہتر رنگ میں پورا کرنے کے لیے ڈیڑھ لاکھ روپیہ چندہ کی تحریک فرمائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس مد میں گیارہ ہزار چندہ ادا کیا۔

(الفضل23مئی1944ء)

7۔ ماہرین علوم پیدا کرنے کی تحریک:

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

’’تم اپنے آپ کو روحانی لحاظ سے مالدار بنانے کی کوشش کرو، تم میں سینکڑوں فقیہ ہونے چاہئیں، تم میں سینکڑوں محدث ہونے چاہئیں، تم میں سینکڑوں مفسر ہونے چاہئیں، تم میں سینکڑوں علم کلام کے ماہر ہونے چاہئیں، تم میں سینکڑوں علم اخلاق کے ماہر ہونے چاہئیں، تم میں سینکڑوں علم تصوف کے ماہر ہونے چاہئیں، تم میں سینکڑوں منطق اور فلسفہ اور فقہ اور لغت کے ماہر ہونے چاہئیں.... تا کہ جب ان سینکڑوں میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے تو تمہارے پاس ہر علم اور ہر فن کے 499 عالم موجود ہوں..... ہمارے لیے یہ خطرہ کی بات نہیں ہے کہ حضرت خلیفہ اول بہت بڑے عالم تھے جو فوت ہو گئے یا مولوی عبدالکریم صاحب بہت بڑے عالم تھے جو فوت ہو گئے یا مولوی برہان الدین صاحب بہت بڑے عالم تھے جو فوت ہو گئے یا حافظ روشن علی صاحب بہت بڑے عالم تھے جو فوت ہو گئے یا قاضی امیر حسین صاحب بہت بڑے عالم تھے جو فوت ہو گئے یا میر محمد اسحاق صاحب بہت بڑے عالم تھے جو فوت ہو گئے بلکہ ہمارے لیے خطرہ کی بات یہ ہے کہ جماعت کسی وقت بحیثیت جماعت مر جائے اور ایک عالم کی جگہ ہمیں اپنی جماعت میں دکھائی نہ دے۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت 1944ء ۔صفحہ 174 تا 178)

8۔ حفظ قرآن و تبلیغ کی تحریک:

حفظ قرآن کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو خاص توجہ تھی اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے متعدد تجاویز جاری فرمائیں اور جماعت کو اس سعادت سے بہرہ اندوز ہونے کی تلقین فرمائی۔

(الفضل 26 جولائی 1944ء)

دیوانہ وار تبلیغ کی تحریک فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

’’دنیا میں تبلیغ کرنے کے لیے ہمیں ہزاروں مبلغوں کی ضرورت ہے مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مبلغ کہاں سے آئیں اور ان کے اخراجات کون برداشت کرے؟ میں نے بہت سوچا ہے مگر بڑے غور و فکر کے بعد میں سوائے اس کے اور کسی نتیجہ پر نہیں پہنچا کہ جب تک وہی طریق اختیار نہیں کیا جائے گا جو پہلے زمانوں میں استعمال کیا گیا تھا۔ اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے.....حضرت مسیح ناصری نے اپنے حواریوں سے کہا کہ تم دنیا میں نکل جاؤ اور تبلیغ کرو اور جب رات کا وقت آئے تو جس بستی میں تمہیں ٹھہرنا پڑے اس بستی میں رہنے والوں سے کھانا کھاؤ اور پھر آگے چل دو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بڑی حکمت سے یہ بات اپنی اُمت کو سکھائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بستی پر باہر سے آنے والے کی مہمان نوازی تین دن فرض ہے........میں سمجھتا ہوں کہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کے طریق کی طرف ہی اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے اگر تم کسی بستی سے تین دن کھانا کھاتے ہو تو یہ بھیک نہیں ہاں اگر تین دن سے زائد ٹھہر کر تم ان سے کھانا مانگتے ہو تو یہ بھیک ہو گی۔اگر ہماری جماعت کے دوست بھی اسی طرح کریں کہ وہ گھروں سے تبلیغ کے لئے نکل کھڑیں ہوں ایک ایک گاؤں اور ایک ایک بستی اور ایک ایک شہر میں تین تین دن ٹھہرتے جائیں اور تبلیغ کرتے جائیں۔ اگر کسی گاؤں والے لڑیں تو جیسے حضرت مسیح ناصری نے کہا تھا وہ اپنے پاؤں سے خاک

جھاڑ کر آگے نکل جائیں تو میں سمجھتا ہوں تبلیغ کا سوال ایک دن میں حل ہو جائے گا۔"

(الفضل 21 دسمبر 1944ء)

9۔ نمازِ تہجد پڑھنے کی تحریک:

ذکر الٰہی، نوافل اور نمازِ تہجد کی ادائیگی کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہمیشہ ہی فرماتے تھے۔اس بابرکت دور میں نوجوانوں کو خصوصیت سے اس طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"خدام کا فرض ہے کہ کوشش کریں سو فیصدی نوجوان نماز تہجد کے عادی ہوں یہ ان کا اصل کام ہو گا جس سے سمجھا جائے گا کہ دینی روح ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہوگئی ہے۔ باقاعدہ تہجد پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ سو فیصدی تہجد گزار ہوں اِلا ماشاء اللہ سوائے ایسی کسی صورت کے جو مجبوری کی وجہ سے ادا نہ کرسکیں اور خدا تعالیٰ کے حضور ایسے معذور ہوں کہ اگر فرض نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا نہ کرسکیں تو قابل معافی ہوں۔"

(الفضل 7 جولائی 1944ء)

10۔ سات مراکز قائم کرنے کی تحریک:

تبلیغ اسلام کو زیادہ منظّم و مئوثر طور پر کرنے کے لئے حضور نے ہندوستان کے مندرجہ ذیل سات اہم شہروں میں مساجد تعمیر کرنے اور تبلیغی مراکز قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔ کراچی، مدراس، بمبئی، کلکتہ، دہلی، لاہور اور پشاور۔

(الفضل 4 اگست 1944ء)

یہ تو ابتدا تھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ان سات شہروں کے علاوہ اور بھی قریباً ہر شہر اور قصبہ میں ایسے مراکز قائم ہو چکے ہیں جہاں جماعت کے قیام کے الٰہی اغراض و مقاصد کے حصول کی خاطر مخلصین جماعت بڑی توجہ اور محنت سے سرگرم عمل ہیں۔

11۔ قرآن مجید اور بنیادی لٹریچر کے تراجم کی تحریک:

انگریزی زبان میں ترجمہ کا کام تو جماعت میں ہو رہا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس مبارک دور میں اس کے علاوہ دنیا کی مشہور سات زبانوں میں قرآن مجید اور بعض دوسری بنیادی اہمیت کی کتب کے تراجم شائع کرنے کی تحریک فرمائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اطالوی (Italian) زبان میں ترجمہ کا خرچ میں ادا کروں گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ چونکہ پہلے مسیح کا خلیفہ کہلانے والا (پوپ (Pope)۔ ناقل) اٹلی (Italy) میں رہتا ہے اس مناسبت سے قرآن مجید کا جو ترجمہ اطالوی زبان میں شائع ہو وہ مسیح محمدی کے خلیفہ کی طرف سے ہونا چاہئے۔" اس تحریک پر جماعت نے عجیب و الہانہ رنگ میں لبیک کہا اس پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"یہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے کہ اِدھر بات منہ سے نکلتی ہے اور اُدھر پوری ہو جاتی ہے۔ باوجود خطبہ کے دیر سے شائع ہونے کے چھ دن کے اندر سات زبانوں کے تراجم کے اخراجات کے وعدے آگئے..........نو تراجم کے اخراجات کے وعدے آ چکے ہیں............یہ خدا کا کتنا بڑا فضل اور انعام ہے کہ جماعت کے ایک تھوڑے سے حصہ نے نہایت قلیل عرصہ میں مطالبہ سے بڑھ کر وعدے پیش کر دیئے ہیں، خاص کر قادیان کی غریب جماعت نے اس تحریک میں بڑا حصہ لیا۔"

(الفضل 4 نومبر 1944ء و سوانح فضل عمر جلد 3۔ صفحہ 376 تا 383)

تحریکات خلافت ثالثہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی پہلی بابرکت تحریک فضل عمر فاؤنڈیشن:

تحریک کا پس منظر:

''1965ء کے تاریخی جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تکمیل میں حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحب جج عالمی عدالت نے19 دسمبر کو احباب کے سامنے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بے مثال کارناموں اورعظیم الشان ان گنت احسانوں کی یادگار کے طور پر پچیس لاکھ روپے کا ایک فنڈ قائم کرنے اور اس میں بڑھ چڑھ کر رقوم پیش کرنے کی تحریک کی۔''

فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کااعلان:

جلسہ سالانہ 1965ء کے اختتامی خطاب میں21دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

'' کل مخدومی و محترمی چودھری محمد ظفراللہ خان صاحب نے احباب جماعت کی خدمت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں ایک فنڈ قائم کرنے کی تحریک کی تھی اب مشورہ کے بعد اس فنڈ کا نام ''فضل عمر فاؤنڈیشن'' تجویز ہوا ہے۔ اس فنڈ سے بعض ایسے کام لئے جائیں گے جن سے حضور (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ) کو خاص دلچسپی تھی اس میں شک نہیں کہ موجودہ شکل میں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید، انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اِماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی جو ذیلی تنظیمیں حضور (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ) نے جماعت میں قائم فرمائی ہوئی ہیں وہ سب حضور (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ) کی یادگار ہیں اور جب تک یہ قائم ہیں اور جب تک ان تنظیموں کے اچھے اور خوشکن نتائج نکلتے چلے جائیں گے اس وقت تک حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کا نام اور کام بھی زندہ رہے گا اور دنیا عزت سے حضور (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ) کو یاد کرتی رہے گی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم حضور (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ) کی یاد میں صدقہ جاریہ کے طور پر نئی سکیمیں جاری نہ کریں اس لیے میں دوستوں سے یہ اپیل کرتاہوں کہ وہ اپنی تمام مالی قربانیوں پر قائم رہتے ہوئے اور ان میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر بشاشت قلب کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر اس فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیںاور ساتھ ہی دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس فنڈ کو بابرکت کرے اور اس کے اچھے نتائج کا ثواب حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اور ہمیں بھی پہنچائے۔''

(الفضل 24فروری 1966ء و حیات ناصر جلد اول۔صفحہ512 تا513از محمود مجیب اصغرصاحب)

تحریک فضل عمر فاؤنڈیشن کے ثمرات:

اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت:

اس تحریک کے جاری کرنے کے چند ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کو بذریعہ اطلاع دی:

''تینوں اینا دیواں گا کہ تو رج جاویں گا''

حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کے علاوہ جماعت کے بعض دوستوں کو بھی بشارتیں ملیں۔حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) نے اس کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور موقع پرفرمایا:

''ایک دوست کو خواب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نظر آئے..... آپ (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)نے اس دوست کو کہا کہ اس کو یعنی مجھے یہ پیغام پہنچا دو کہ فضل عمر فاؤنڈیشن سے منارہ ضرور بنایا جائے اور منارہ کی تعبیر ایسے شخص کی ہوتی ہے جو اسلام کی طرف دعوت دینے والا ہو اور اس کا مطلب یہ تھا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن سے جید عالم ضرور پیدا کئے جائیں اس سے بے توجہی نہ برتی جائے۔ بہت سی اَور خوابیں بھی دوستوں نے دیکھی ہیں...... ہم نے فیصلہ کیا کہ اس فنڈ کی رقم یعنی جو سرمایہ ہے اس کو خرچ نہیں کیا جائے گا بلکہ جن مقاصد کے پیش نظر فضل عمر فاؤنڈیشن کا قیام کیا گیا ہے ان کو پورا کرنے کے لیے جس قدر روپیہ کی ہمیں ضرورت پڑے گی وہ اس فنڈ کی آمد سے حاصل کیا جائے گا۔''

(حیات ناصرؒ جلد 1۔ صفحہ 514 تا 515)

جس شوق اور جذبے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کہ پہلی تحریک پر احباب جماعت نے حصہ لیا اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اس شوق اور جذبے کی ایک جھلک مندرجہ ذیل واقعہ میں نظر آتی ہے جو ایک مجلس عرفان میں حضور(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) نے اپنی خلافت کے دوران ایک مرتبہ خود بیان فرمایا:

''فضل عمر فاؤنڈیشن کا جب چندہ جمع ہو رہا تھا تو ایک دن ملاقاتیں ہو رہی تھیں۔ مجھے دفتر نے اطلاع دی کہ ایک بہت معمر مخلص احمدی آئے ہیں وہ سیڑھی نہیں چڑھ سکتے اور حقیقت یہ تھی کہ یہاں آنا بھی ایک لحاظ سے اپنی جان پر ظلم ہی کیا تھا۔ چنانچہ وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کھڑے بھی نہیں ہو سکتے تھے۔ میں نے کہا میں نیچے ان کے پاس چلا جاتا ہوں۔ خیر جب میں گیا پتہ نہیں تھا کہ وہ کیوں آئے ہیں۔ مجھے دیکھ کر انہوں نے بڑی مشکل سے کھڑے ہونے کے لیے زور لگایا تو میں نے کہا نہیں آپ بیٹھے رہیں، وہ بہت معمر تھے، انہوں نے بڑے پیار سے دھوتی کا ایک پلو کھولا اور اس میں سے دو سو (روپے) اور کچھ رقم نکالی اور کہنے لگے یہ میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے لیے لے کر آیا ہوں۔ پیار کا ایک مظاہرہ ہے۔ پس اس قسم کا اخلاص اور پیار اور اللہ تعالیٰ کے لیے قربانی کا یہ جذبہ ہے کہ جتنی بھی توفیق ہے پیش کر دیتے ہیں۔ اس سے ثواب ملتاہے رقم سے تو نہیں ملتا۔''

(حیات ناصر جلد 1۔ صفحہ 515تا516)

تحریک کے پہلے دور کا اختتام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا اظہارتشکر:

اس تحریک کا ابتدائی زمانہ ادارہ کے انتظامی امور کی تکمیل کے ساتھ ساتھ وعدوں کے حصول میں اور پھر تین سال وصولی کی جد و جہد میں گزرے۔ عطایا کی ادائیگی کی معیاد 1969ء کے آخری حصہ میں ختم ہو گئی۔

گو تحریک کے لیے عطایا کی حد پچیس لاکھ روپیہ مقرر ہوئی تھی مگر مخلصین نے جس جذبہ فدائیت کے ساتھ حصہ لیا اس سے وصولی کے مقدار عملاً چونتیس لاکھ کے لگ بھگ پہنچ گئی۔

دور اول کی کامیابی پر اظہار تشکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''دل فضل عمر فاؤنڈیشن کے درخت کو پروان چڑھتا دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے فاؤنڈیشن کے درخت کو حوادث سے محفوظ رکھا اور اسے پھل دینے کے قابل بنایا۔ دراصل اب فاؤنڈیشن کے لیے عطایا جمع کرنے کا دور ختم ہو رہا ہے اور اب دوسرا دور شروع ہو رہا ہے۔ یہ دوسرا دَور درخت کی خاطر خواہ حفاظت کا دَور ہے تا کہ یہ درخت خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ پھل دیتا چلا جائے۔''

(25 مئی 1969ء بحوالہ سالانہ رپورٹ فضل عمر فاؤنڈیشن و حیات ناصرؒ جلد 1۔صفحہ 516 تا517)

دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن کا قیام:

سب سے پہلا کام فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفتر کا قیام کے قیام کا تھا۔صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں نوے سال کے لیے زمین پٹہ (Lease) پر لے کر دفتر کی عمارت تعمیر کی گئی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے 6 اگست1966ء کو دفتر کی بلڈنگ کا سنگِ بنیاد رکھا اور 15 جنوری1967ء کو فاؤنڈیشن کے صدر چودھری محمد ظفرا للہ خان صاحب نے دفتر کا افتتاح فرمایا۔

(حیات ناصر جلد 1۔صفحہ518)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے چند مزید ثمرات:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 4جولائی1980ء کو مسجد نور فرینکفورٹ (Frankfurt West Germany) میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''سب سے پہلے میری طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کا منصوبہ پیش ہوا جماعت نے اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق اس میں حصہ لیا۔ اس کے تحت بعض بنیادی نوعیت کے کام انجام دیئے گئے یہ گویا ابتدا تھی ان منصوبوں کی جو اخدائی تدبیر کے ماتحت غلبۂ اسلام کے تعلق میں جاری ہوئے تھے۔''

چنانچہ جو بنیادی کام اس فنڈ کی آمد کے سرمایہ سے سرانجام دیئے گئے ان کا تعلق زیادہ تر ان کاموں سے ہے جن سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کوخاص دلچسپی تھی اور وہ درج ذیل ہیں:

(ا) سوانح فضل عمر:

جس مقدس وجود کی یاد میں''فضل عمر فاؤنڈیشن'' قائم کی گئی تھی اس کی سوانح پر کسی مستند کتاب کا ہونا ضروری تھا چنانچہ یہ کام فاؤنڈیشن نے اپنے ذمہ لیا اورایک نگران بورڈ کے مشوروں سے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب(جو بعد میں خلافت رابعہ کے منصب جلیلہ سے سرفراز ہوئے) نے لکھنی شروع کی۔اس کا پہلا حصہ خلافت ثالثہ میں شائع ہوا دوسرے حصہ کا مسودہ خلافت ثالثہ میں مکمل ہوا لیکن اشاعت بعد میں ہوئی۔

(حیات ناصرؒجلد 1۔ صفحہ 518تا519)

نوٹ:۔ اور اب مزید اسی فاؤنڈیشن کے تحت خلافت رابعہ میں سوانح فضل عمر کی پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں جو کہ اسی تحریک کا ثمرہ ہے۔

(ب) حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقاریر و خطبات:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی بشارت'' وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا'' کے مطابق اپنے باون سالہ دور خلافت میں بے شمار علمی جواہر پارے اپنی یادگار چھوڑے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بے شمار تقاریر و خطبات باون سال سے زائد کی اخباروں اور رسالوں میں بکھرے پڑے ہیں ان سب کو اکٹھا کر کے محفوظ رکھنے کا کام اس فاؤنڈیشن کے بنیادی کاموں میں سے ہے۔

اس سلسلہ میں خطبات محمود کے نام سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خطبات اور تقاریر کی تدوین واشاعت کا کام فاؤنڈیشن کر رہی ہے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تصانیف ''انوار العلوم'' کے نام سے سیٹ کی شکل میں شائع کی جا رہی ہیں۔

(حیات ناصر جلد 1۔ صفحہ 519)

نوٹ: اللہ کے فضل و کرم سے اس فاؤنڈیشن کے تحت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقاریر و تصانیف آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آغاز سے 1944ء تک کی تقاریر کتب پر مشتمل:

(i) ''انوارالعلوم کی سترہ (17) جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے،

(ii) اس طرح خطبات محمود پر مشتمل خطباتِ جمعہ و عیدین و خطبات نکاح جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے آغاز سے 1934ء تک کے دور کا احاطہ کرتے ہیں، کی پندرہ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور ابھی یہ سلسلہ بھی جاری ہے۔

(iii) مزید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ'' تفسیر کبیر'' کی 10 جلدوں میں اشاعت اور مختصر تفسیری نوٹس پر مبنی اور

(iv) ''تفسیر صغیر'' کی اشاعت بھی اسی فاؤنڈیشن کا کارنامہ ہے۔

(ج) خلافت لائبریری:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جماعت کے پاس لائبریری کی کتب تو تھیں لیکن ایک وسیع بلڈنگ کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک جدید لائبریری کی وسیع عمارت اس فاؤنڈیشن کے ذریعے تعمیر کی گئی جس پر پہلے سوا چار لاکھ روپے خرچ آیا پھر اس کی مزید توسیع کی گئی جس پر مزید آٹھ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ فاؤنڈیشن (Foundation)نے لائبریری آرکیٹکٹس(Laibrary Architects) سے باقاعدہ ڈیزائن کروا کر ایک شاندار عمارت کی شکل میں تعمیر کروائی اور اسے جدید فرنیچر اور جدید آلات سے مزین کیا گیا۔ اس عمارت کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے 18 جنوری 1970ء کو رکھا گیا اور اس کا افتتاح بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہی فرمایا جو 3۔اکتوبر1971ء کو عمل میں آیا۔ فاؤنڈیشن نے یہ لائبریری معہ فرنیچر صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کر دی۔ اس لائبریری کا پہلا نام ''محمود لائبریری'' رکھا گیا جسے بدل کر ''خلافت لائبریری'' کر دیا گیا۔ ابتدا میں اس لائبریری کی گنجائش پچاس ہزار کتب تھی لیکن اب اس میں ایک لاکھ تیس ہزار سے زائد کتب موجود ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لائبریری کی اہمیت کے بارہ میں فرمایا تھا۔

''یہ اتنی اہم چیز ہے کہ ہمارے سارے کام اس سے وابستہ ہیں۔ تبلیغ اسلام، مخالفوں کے اعتراضات کے جوابات،تربیت یہ سب کام لائبریری سے ہی متعلق رکھتے ہیں......لائبریری کے متعلق میرے نزدیک سلسلہ سے

بہت بڑی غفلت ہوئی ہے لائبریری ایک ایسی چیز ہے کہ کوئی تبلیغی جماعت اس کے بغیر کام نہیں کرسکتی۔‘‘

غرض فضل عمر فاؤنڈیشن کے ذریعہ مرکز سلسلہ میں ایک جدید لائبریری کا فراہم کرنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ان اہم کاموں سے تھا جن سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو خاص دلچسپی تھی اور جن کو پورا کرنے کا عزم نافلہ موعود خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

(حیات ناصر جلد 1۔ صفحہ 520)

(د) انعامی مقالہ جات:

اس کے لئے فاؤنڈیشن نے ہر سال علمی تحقیقی انعامی مقالہ جات لکھوانے کا سلسلہ شروع کیا جس کا مدعا علمی ذوق پیدا کرنا اور کتب تصنیف کرنے کی اس جامع سکیم پر عملدرآمد کرنا تھا جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1949ء میں احباب جماعت کے سامنے رکھی تھی۔ اول انعام حاصل کرنے والے کو ایک ہزار روپے سے اڑھائی ہزار تک کے انعامات دیئے جاتے رہے ہیں۔ خلافت ثالثہ کے اختتام تک ستائیس مقالہ جات پر انعامات دیئے گئے، انعامات کی کل رقم پچاس ہزار روپے کے لگ بھگ دی گئی۔

(ہ) سرائے فضل عمر:

خلافت ثالثہ میں جلسہ سالانہ پر غیر ملکی وفود میں ہر سال اضافہ ہوتا رہا ہے۔ غیر ملکی مہمانوں کی رہائش کے لیے مرکز سلسلہ میں کئی گیسٹ ہاؤس بنائے گئے جن میں سے ایک گیسٹ ہاؤس جو تحریک جدید کے احاطہ میں سوا گیارہ لاکھ روپے کی لاگت سے 1974ء میں تعمیر ہوا اور ’’سرائے فضل عمر‘‘ کے نام سے موسوم ہے فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت تعمیر ہوا۔ اس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 30 جنوری 1974ء کو اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔

اس گیسٹ ہاؤس میں ائر کنڈیشنرز اور پانی گرم کرنے کے لئے گیزر بھی نصب کئے گئے ہیں اور یہ گیسٹ ہاؤس جدید قسم کی سہولتوں سے مزین ہے۔

(و) ٹرانسلیشن بوتھ (Translation Booth):

غیر ملکی مہمانوں کو جلسہ سالانہ پر اصل تقریر کے ساتھ ساتھ ان کے تراجم سنانے کی دقت محسوس کی جارہی تھی۔ غیر ملکی مہمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش فرمائی کہ ترجمانی کے لئے آلات نصب کر کے غیر ملکیوں کو سہولت دی جائے۔ اس پر بعض مخلص انجینئرز کی کوششوں سے ڈیزائن تیار کر لیا گیا۔ یوں 1980ء کے جلسہ سالانہ پر پہلی مرتبہ یہ آلات نصب کر کے دو زبانوں میں تراجم سنوانے کا بندو بست کیا گیا جن میں سال بہ سال اضافے کی گنجائش رکھی گئی۔ چنانچہ جلسہ سالانہ 1980ء پر زنانہ مردانہ دونوں جلسہ گاہوں میں انگلش اور انڈونیشین تراجم سنوائے گئے اور یہ سلسلہ بعد میں بھی اضافے کے ساتھ جاری ہے۔ ترجمانی کے نظام کے لیے آلات کے ڈیزائن کا کام تو انجینئروں نے رضا کارانہ طور پر کیا لیکن آلات کی قیمت کے لئے ایک لاکھ روپے کا ابتدائی سرمایہ فضل عمر فاؤنڈیشن نے فراہم کیا۔

(ز) لٹریری کمیٹی (Literary Committee):

فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت ایک لٹریری کمیٹی (Literary Committee) قائم کی گئی جو جماعت کی علمی ترقی کے لئے

تجاویز پیش کرتی ہے۔

(ح) متفرق مصارف:

اس فنڈ کے متفرق مصارف درج ذیل ہیں:

1۔ اعلیٰ سائنسی تعلیم کے لئے وظائف کی فرہمی

2۔ جامعہ احمدیہ کے لئے 80 (اسی) ہزار روپے کی لاگت سے فوٹو سٹیٹ مشین (Photostat)

3۔ فرانسیسی (French) ترجمہ قرآن کے لیے معاونت

4۔ بعض دیگر جماعتی ضروریات میں معاونت

(حیات ناصر جلد 1۔ صفحہ 521 تا 525)

''نصرت جہاں سکیم'' ایک انقلاب انگیز تحریک:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی مغربی افریقہ سے پاکستان واپسی لندن کے راستے ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کا اعلان پہلے لندن میں فرمایا اور پھر پاکستان پہنچ کر 12 جولائی 1970ء کو ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نصرت جہاں سکیم کے پس منظر اور لندن میں تحریک کے اعلان اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''گیمبیا میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے میرے اپنے پروگرام نہیں رہنے دیئے بلکہ بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ یہ وقت ہے کہ تم کم سے کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ بڑی برکت ڈالے گا اور بہت بڑے اور اچھے نتائج نکلیں گے......... میرے آنے کے بعد مولویوں نے بڑی مخالفت شروع کر دی ہے اور میں بہت خوش ہوں کیونکہ اس آگ میں تو ہم نے تو بہر حال گزرنا ہے ہمارے لئے یہ پیشگوئی ہے کہ آگ تمہارے لئے ضرور جلائی جائے گی جو الہام میں ہے نا کہ: ''آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے'' اس میں دو پیشگوئیاں ہیں ایک یہ کہ تمہیں راکھ کرنے کے لئے آگ جلائی جائے گی دوسری یہ کہ وہ آگ تمہیں راکھ نہیں کر سکے گی بلکہ فائدہ پہنچانے والی ہو گی۔تمہاری خدمت کرنے والی ہو گی.......... پھر جب ہم سیرالیون میں آئے تو اور زیادہ جرأت تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا تھا کہ کرو خرچ! میں اچھے نتائج نکالوں گا۔ چنانچہ وہاں پروگرام بنائے۔ پھر میں لندن آیا تو میں نے جماعت کے دوستوں سے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ منشا معلوم ہوا ہے کہ ان چھ افریقی ممالک میں تو کم از کم ایک لاکھ پونڈ خرچ کرو........ اس سلسلہ میں انگلستان کی جماعتوں میں سے مجھے دو سو ایسے مخلص آدمی چاہئیں جو دو سو پونڈ فی کس کے حساب سے دیں اور باقی جو ہیں وہ چھتیس پونڈ دیں، ان میں سے بارہ پونڈ......فوری طور پر دے دیں۔ میں نے انہیں کہا کہ قبل اس کے کہ میں انگلستان چھوڑ دوں اس مد میں دس ہزار پونڈ جمع ہونے چاہئیں اور اس وقت انگلستان سے روانگی میں بارہ دن باقی تھے۔ چنانچہ دوستوں کے درمیان صرف دو گھنٹے بیٹھا۔ ایک جمعہ کے بعد اور دوسرے اتوار کے روز جس میں اور نئے آدمی بھی آئے ہوئے تھے اور ان دو گھنٹوں میں اٹھائیس ہزار پونڈ کے وعدے ہو گئے اور تین اور چار ہزار پونڈ کے درمیان نقد جمع ہو گئے تھے۔ میں نے پھر اپنے سامنے نیا اکاؤنٹ کھلوایا اور اس کا نام ''نصرت جہاں ریزرو فنڈ''رکھا ہے......... میں نے جمعہ

کے خطبہ میں انہیں کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا منشا ہے کہ ہم یہ رقم خرچ کریں اور ہسپتالوں اور سکولوں کے لئے جتنے ڈاکٹر اور ٹیچر چاہئیں وہاں مہیا کریں....... مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ یہ رقم آئے گی یا نہیں یا آئے گی تو کیسے آئے گی؟ یہ مجھے یقین ہے کہ ضرور آئے گی اور نہ یہ خوف ہے کہ کام کرنے کے لئے آدمی ملیں گے یا نہیں ملیں گے۔ یہ ضرور ملیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ کام کرو۔ خدا کہتا ہے تو یہ اس کا کام ہے لیکن جس چیز کی مجھے فکر ہے وہ آپ کو بھی فکر کرنی چاہئے وہ یہ ہے کہ محض خدا کے حضور قربانی دے دینا کسی کام نہیں آتا جب تک اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول نہ کر لے۔''

(حیات ناصرؒ جلد 1۔ صفحہ 527 تا 530)

نصرت جہاں سکیم کے ثمرات:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دل میں مغربی افریقن ممالک کی خدمت کے لئے خرچ کرنے کا جو القاء گیمبیا کے مقام پر ہوا اور جو منصوبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو سمجھایا اس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شریک حیات سیدہ نصرت جہاں بیگم کے نام پر ''نصرت جہاں آگے بڑھو منصوبہ'' رکھا حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہو گی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاول کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہانوں کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔''

غرض یہ وہ منصوبہ ہے جو سارے جہان میں اسلام کی نصرت کا باعث ہو گا اس لئے حضورؒ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) نے اس سکیم کے لئے حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کے لخت جگر اور اپنے مقدس والد اور پیش رَو خلیفہ کی خلافت کی مدت کے برابر رقم کی خواہش فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کی خواہش کو پورا فرمایا۔ چنانچہ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا:

''نصرت جہاں ریزرو فنڈ'' کے وقت بہت سے دوستوں کا یہ خیال تھا کہ شاید میری یہ خواہش پوری نہ ہو سکے گی کہ حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے جتنے سال ہیں اتنے لاکھ روپے جمع ہو جائیں گے مگر جماعت نے اس فنڈ میں بڑی قربانی دی چنانچہ میری خواہش تو 51 لاکھ روپے کی تھی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچھلے سالوں میں قریباً 53 لاکھ روپے جمع ہو چکے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذلک ''

(حیات ناصر جلد 1۔ صفحہ 533 و 534)

ثمرات کی ایک اور جھلک:

''نصرت جہاں سکیم کا اعلان اور چند عمائدین کی آرا''

مغربی افریقہ کے عمائدین کی جماعت کے بارے میں جو رائے قائم ہو چکی ہیں ان کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔

صدر جمہوریہ سیرالیون (Sierra Leone):

صدر جمہوریہ سیرا لیون ڈاکٹر سٹیونس نے 2۔دسمبر 1971ء کو احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے معائنہ کے وقت تقریر میں خطاب

کرتے ہوئے کہا:

’’میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا اس کام کے لئے جو یہ تعلیم کے میدان میں کر رہی ہے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اب اس جماعت نے تعلیم کے ساتھ ساتھ طبی امدادمیں بھی ہماری مدد کرنی شروع کر دی ہے میں ان تمام گراں قدر خدمات کے لئے جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔‘‘

ریجنل کمشنر غانا(Regional Commissioner Ghana):

غانا میں 1974ء میں احمدیہ ہسپتال اگونا کی نئی عمارت کا افتتاح کرنے سے قبل ریجنل کمشنر نے تقریر کرتے ہوئے کہا:

’’میں گورنمنٹ کی طرف سے جماعت احمدیہ غانا کو دور اندیشی، عزم و ہمت اور کامیابی پر جو اس ہسپتال کی تعمیر سے ظاہر ہے اس کا شکریہ ادا کرتاہوں جو یہ ملک میں تعلیمی اور طبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ادا کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی غانامیں سرگرمیاں دُہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ملک میں جابجا پھیلے ہوئے سکول اور ہسپتال اس بات پر شاہد ناطق ہیں کہ یہ جماعت اس ملک میں تعمیر نو میں کس قدر حصہ لے رہی ہے۔‘‘

(حیات ناصرؒجلد 1۔ صفحہ548)

وزیر صحت گیمبیا(The Gambia):

گیمبیا کے وزیر صحت و تعلیم وسماجی بہبود آنریبل الحاج گاربا جاہمپا (Garba Jahampa)نے احمدیہ مسجد دارالسلام روزہل(Rose Hill) ماریشس (Maritius)میں ایک استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

’’ہم سب اور بالخصوص یہ عاجز حضرت امام جماعت احمدیہ کا از حد شکر گزار ہے کہ جب1970ء میں حضرت خلیفة المسیح احمدیہ مشن کے معائنہ کی غرض سے اس ملک(Gambia) میں تشریف لائے تو خاکسار اس وقت بھی صحت، تعلیم اور سماجی بہبود کا وزیر تھا۔ اس حیثیت سے خاکسار کو حضرت خلیفة المسیح سے بارہا ملاقات کرنے کا موقع ملا اور ایک دعوت کے موقع پر آپ کے شریک طعام ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ میں اس امر کا اظہار کرنے میں فخر محسوس کرتاہوں کہ حضرت خلیفة المسیح کی گیمبیا میں تشریف آوری ہمارے لئے بہت سود مند ثابت ہوئی۔ یہ آپ کی وہاں تشریف آوری کا ہی ثمرہ ہے کہ ہم خدمت خلق کے میدان میں جماعت احمدیہ کی عظیم رفاہی سرگرمیوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔ نہ صرف کور میں بلکہ سالکین، گنجور، سوما اور باتھرسٹ میں۔ ان کا ہسپتال میری رہائش گا ہ سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔ یہ سب وہ برکات ہیں جن کے ہم احمدی مسلمانوں کے جذبۂ رَوا داری، عزم و استقلال اور ان کے قائدین کی نوازشات کی بدولت مورد ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی ان طبی خدمات کے جن سے غربا متوسط طبقہ کے لوگ اور اُمرا سب مستفید ہو رہے ہیں ہم شکر گزار ہیں۔ ہزاروں ہزار پونڈ کی رقوم جماعت احمدیہ کی طرف سے اس ملک میں خرچ کی جائیں گی۔ اگر دیکھا جائے تو یہی حقیقی اسلام ہے (جس کا عملی نمونہ آج جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے۔‘‘)

(حیات ناصر جلد 1۔ صفحہ 549)

خلافت رابعہ میں نصرت جہاں کے جاری ثمرات کا مختصر جائزہ:

مجلس نصرت جہاں کے تحت سکول:

86-1985ء میں غانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، لائبیریا اور یوگنڈا میں 31 ہائر سیکنڈری سکول تھے۔ سیکنڈری کے علاوہ پرائمری اور نرسری سکولوں کی مجموعی تعداد174 تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور مبارک میں کانگو اور آئیوری کوسٹ میں بھی سکولز کا قیام عمل میں آیا۔

2003ء میں مجموعی طور پر افریقہ کے 8ممالک میں 40 ہائر سیکنڈری سکولز،37جونیئر سیکنڈری سکولز۔ 238پرائمری سکولز، 58نرسری سکولز کام کر رہے ہیں اور کل تعداد373ہے۔ گویا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور ہجرت میں 199 سکولز کا اضافہ ہوا۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت ہسپتال:

86-1985ء میں7ممالک غانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، لائبیریا، آئیوری کوسٹ اور یوگنڈا میں 24 ہسپتال کام کر رہے تھے۔ ان ممالک میں مزید وسعت کے علاوہ درج ذیل ممالک میں بھی ہسپتالوں کا اضافہ ہوا ۔ بُرکینا فاسو، بینن، کانگو اور تنزانیہ۔ اور یوں اس وقت افریقہ کے12ممالک میں احمدیہ کلینکس اور ہسپتال کی تعداد32ہو چکی ہے۔اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کے انتظامات کے تحت دنیا بھر میں سینکڑوں کلینکس اور ہومیو پیتھک ڈسپنسریاں بھی کام کر رہی ہیں۔

اللہ کے فضل سے خلافت خامسہ میں مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے 12ممالک میں37ہسپتال اور کلینکس کام کر رہے ہیں۔اور 465ہائر سیکنڈری سکولز اور جونیئر سکولز قائم ہو چکے ہیں۔

(الفضل 5اگست2005ء و سیدنا طاہر سوونیئر مطبوعہ جماعت برطانیہ ۔صفحہ 22)

خلافت ثالثہ کی ایک اور بابرکت تحریک، صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ:

احمدیت کی پہلی صدی کی تکمیل پر اظہار تشکر اوراحمدیت کی دوسری صدی(جو غلبۂ اسلام کی صدی ہے)کے شایان شان استقبال کی تیاری کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک جامع منصوبہ بنا کر اسے1973ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے سامنے پیش کیا اور اس کے دوسرے حصے یعنی تعلیمی منصوبے کا اعلان حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے1979ء میں اس وقت فرمایا جب تاریخ اسلام میں آٹھ سو سال کے وقفے کے بعد پہلے احمدی مسلمان ....سائنس دان عبدالسلام نے فزکس میں دو امریکی سائنسدانوں کے ساتھ عالمی اعزاز ''نوبل انعام'' حاصل کیا۔ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم صد سالہ جوبلی منصوبہ کے ساتھ تعلیمی منصوبے کو بھی منسلک کرنے سے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا منشا یہ تھا کہ: ''جب تک تعلیمی بنیاد مضبوط نہ ہو کوئی شخص علوم قرآنی سے بہرہ وَرنہیں ہوسکتا'' اور یہ کہ: ''جب انسان اپنے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو جائے توا نسان کی مدد کے لئے خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن ہی آئے گا۔'' نیز یہ کہ: ''ہم اسلام کو اس وقت تک نہیں پھیلا سکتے جب تک یو رو پیوں کو تعلیم کے میدان میں شکست نہ دے دیں۔''

(حیات ناصرؒ جلد 1۔ صفحہ556)

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کا اعلان:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ1973ء پر جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ خواہش تھی کہ جماعت صد سالہ جشن منائے یعنی وہ لوگ جن کو سوال سال دیکھنا نصیب ہو وہ صد سالہ جشن منائیں اور میں بھی اپنی اسی خواہش کا اظہار کرتا ہوں کہ صد سالہ جشن منایا جائے اس لیے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے اور میں نے بڑی دعاؤں کے بعد اور بڑے غور

کے بعد تاریخ احمدیت سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگلے چند سال جو صدی پورا ہونے سے قبل باقی رہ گئے ہیں وہ ہمارے لیے بڑی ہی اہمیت کے مالک ہیں۔ اس عرصہ میں ہماری طرف سے اس قدر کوشش اور اللہ کے حضور اس قدر دعائیں ہو جانی چاہئیں کہ اس کی رحمتیں ہماری تدابیر کو کامیاب کرنے والی بن جائیں اور پھر جب ہم یہ صدی ختم کریں اور صد سالہ جشن منائیں تو اس وقت دنیا کے حالات ایسے ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا منشا ہے کہ یہ جماعت اس کے حضور قربانیاں پیش کر کے غلبۂ اسلام کے ایسے سامان پیدا کردے۔ اسی کے فضل اور اسی کی دی ہوئی عقل سے اور فہم سے اور اسی کے سمجھائے ہوئے منصوبوں کے نتیجہ میں دنیا کہ وہ لوگ بھی جنہیں اس وقت اسلام سے دلچسپی نہیں ہے وہ بھی یہ سمجھنے لگیں کہ اب اسلام کے آخری اور کامل غلبہ میں کوئی شک باقی نہیں رہ گیا۔ یہ سپریم ایفرٹ (Supreme Effort) یعنی انتہائی کوشش جو آج کا دن اور آج کا سال ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ اس آخری کوشش کے لئے ہمیں کچھ سوچنا ہے اور پھر سب نے مل کر بہت کچھ کرنا ہے۔ یہ خیال کر کے کہ سولہ سال کے بعد جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک سو سال پورے ہو جائیں گے یعنی حضرت مسیح موعود رضی اللہ عنہ کی بعثت پر، اس معنی میں کہ آپ نے جو پہلی بیعت لی اور صالحین اور مطہرین کی ایک چھوٹی سی جماعت بنائی تھی اس پر 23۔مارچ 1989ء کو پورے سو سال گزر جائیں گے۔‘‘

(حیات ناصر جلد 1۔ صفحہ 556 و557)

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کا روحانی پروگرام:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ’’صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے‘‘ کے اغراض و مقاصد پورا ہونے کے لئے جماعت کو سولہ سالوں کے لیے ایک روحانی پروگرام دیا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

* سورۃ فاتحہ سات بار روزانہ
* رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔ گیارہ بار روزانہ
* اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ گیارہ مرتبہ روزانہ
* اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ تینتیس بار روزانہ
* سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ تینتیس بار روزانہ
* دو نفل بعد نماز ظہر بعد نماز عشا روزانہ
* ایک نفلی روزہ ہر ماہ

(حیات ناصر جلد 1۔ صفحہ 569 و570)

تحریک کے ثمرات:

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ:

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اڑھائی کروڑ روپے کا مطالبہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے جماعت کے مخلصین کو دس کروڑ کے وعدے کرنے کی توفیق بخشی۔

(حیات ناصر جلد 1 صفحہ 570)

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے شیریں ثمرات کی ایک جھلک:

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی تکمیل تو23مارچ1989ء کو ہونی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے شروع سے ہی اس منصوبہ میں غیر معمولی برکت ڈالی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی زندگی میں ہی اس شجرۂ طیبہ کے شیریں ثمرات جماعت کو عطا ہونے شروع ہوئے۔ذیل میں ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں مسجد ناصر اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد 27 ستمبر1975ء کو بعد تکمیل اس کا افتتاح 20اگست1976ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خود وہاں تشریف لے جا کر کیا۔

2۔ ناروے کے شہر اوسلو میں مسجد اور مشن ہاؤس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یکم اگست 1980ء کو فرمایا۔

3۔ سپین میں مسلمانوں کے زوال کے744سال بعد جماعت احمدیہ کو یہ سعادت ملی کہ 9اکتوبر1980ء کو (چودھویں صدی کے اختتام سے پہلے) قرطبہ کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

4۔ مسیح ناصری کے آخری آرام گا والے شہر سری نگر میں شاندار مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر ہوئی۔

5۔ کینیڈا کے شہر کیلگری میں چالیس ایکڑ زمین جس پر بہت بڑی عمارت بھی ہے مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے خرید لی گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔

6۔ اٹلی اور جنوبی امریکہ میں مساجد اور مشن ہاؤسز کے لئے، خدام الاحمدیہ کی طرف سے خدام کے چندہ سے فنڈ کا مہیا کر کے پیش کیا جانا(نائب صدر مجلس خدا م الاحمدیہ مرکزیہ صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کے چندہ ماہ کے بیرونی ممالک کے دور ہ میں یہ رقم جمع ہو گئی۔)

7۔ جاپان کے شہر Nagoya میں ایک نہایت خوبصورت نو تعمیر شدہ مکان کی خرید برائے مسجد و احمدیہ سنٹر۔

8۔ انگلستان میں جماعت کی وسعت کے پیش نظر پانچ مراکز اور ہالوں کی خرید ۔جس کے لئے وہاں کے مبلغ انچارج نے 31اکتوبر1979ء کو چندہ کی تحریک کی اور چند ہی مہینوں میں فنڈز کا انتظام ہو گیا اور بریڈ فورڈ میں20 اپریل1980ء، ساؤتھ ہال میں31 مئی1980ء، مانچسٹر میں16جون1980ء، ہڈرز فیلڈ میں 10جولائی1980ء اور برمنگھم میں 31اگست1980ء کو عمارتیں خرید کر قبضہ لے لیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے1980ء کے دورہ میں ان کا افتتاح فرمایا۔

9۔ انگلستان کے شہر لندن میں ایک عالمگیر کسر صلیب کانفرنس کا انعقاد جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خود شمولیت فرمائی۔

10۔ بڑے وسیع پیمانہ پر اشاعت لٹریچر کا کام شروع ہو چکا ہے انگریزی اور فرنچ میں ترجمہ کے کے ہزاروں صفحات کا اسلامی لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔

11۔متعدد زبانوں میں اسلام سے متعلق تعارفی فولڈرز شائع ہو کر مختلف ممالک میں آنے والے زائرین میں تقسیم ہو رہے ہیں۔

12۔ باہمی رابطہ کے لئے ایک درجن ممالک میں ٹیلیکس Telex کا انتظام ہو چکا ہے۔

13۔جماعتی تقاریب کی بولتی فلمیں بنوا کر ان کا تبادلہ شروع ہو گیا ہے۔

14۔بیرونی ممالک سے آنے والے وفود کی رہائش کے لیے سرائے فضل عمر،سرائے محبت،سرائے خدمت (خدام الاحمدیہ)، انصار اللہ گیسٹ ہاؤس کی تعمیرات جن میں تمام ماڈرن سہولتیں موجود ہیں۔

15۔ایک وسیع تعلیمی سکیم کا اجرا، جس کے ماتحت جماعت کا کوئی Genius نوجوان انشاء اللہ تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔

مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے یونیورسٹیوں اور بورڈوں میں اول، دوم، سوم آنے والوں کو سونے، چاندی کے تمغات دیئے جاتے ہیں۔

صد سالہ جوبلی منصوبے کے شیریں ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری جلسہ سالانہ پر فرمایا:۔

''اب ہم پندرھویں صدی میں خدا تعالیٰ کے بڑے عظیم نشانوں کو دیکھنے کے لیے داخل ہو چکے ہیں......... جو سال گزرا ہے اِس صدی کا، اس میں بھی بے انتہا نشان دکھائے ہیں اور بڑی عظمتوں کا نشان مثلاً 745 سال بعد سپین کی مسجد مکمل ہو گئی الحمد للہ........ پھر ہم پھیلے مشرق کی طرف، ابھی ادھر نہیں گئے تھے، جاپان میں اللہ تعالیٰ نے ایک گھر کی خرید کا سامان پید اکر دیا............ پھر بڑی وسعت پیدا ہو رہی ہے کینیڈا اور امریکہ میں، پھر بڑی وسعت پیدا ہو رہی ہے افریقہ کے بہت سے حصوں میں۔ میں تو حیران ہوں، حیرت میں گم ہوں اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی عظمت میرے اس زمانہ میں اس بات سے ثابت ہوئی کہ میرے جیسے عاجز انسان کا اس نے ہاتھ پکڑا اور اعلان کیا کہ اس ذرہ ناچیز سے میں دنیا میں انقلاب بپا کردوں گا اور کر دیا۔''

(حیات ناصرؒ جلد 1۔ صفحہ 592 تا 594)

خلافت ثالثہ کی تحریکات کی تفصیل:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی سترہ سالوں پر پھیلی ہوئی لاتعداد تحریکات اور منصوبوں کی پوری طرح احاطہ نہیں کیا جا سکتا تا ہم زیادہ معروف منصوبے اور تحریکات یہ ہیں:

☆ تحریک جدید کے دفتر سوم کا اعلان
☆ وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجرا
☆ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے پچیس لاکھ روپے کی تحریک
☆ وقف بعد از ریٹائرمنٹ (retirement) کی تحریک
☆ نوجوان گریجویٹس (Graduates) کے لئے تحریک وقف زندگی
☆ بد رسوم کے خلاف جہاد کی تحریک
☆ اَطۡعِمُوۡا الۡجَآئِعَ یعنی مساکین کو کھانے کھلانے کی تحریک
☆ وقف عارضی کی تحریک
☆ مجالس موصیان کا قیام
☆ مجلس ارشاد کا قیام
☆ نصرت جہاں لیپ فارورڈ منصوبہ
☆ استحکام پاکستان کے لئے دعاؤں اور صدقات کی تحریک
☆ اتحاد بین المسلمین کی تحریک
☆ مکہ میں حج کی تاریخ کے مطابق دنیا بھر میں عید الضحیٰ کی تقریب منانے کی خواہش کا اظہار
☆ گھوڑے پالنے کی تحریک

☆ سائیکل سواری اور سائیکل سروے کی تحریک
☆ نشانہ غلیل کی مہارت پیدا کرنے کی تحریک
☆ خدام اور لجنات کو اپنی اپنی کھیلوں کے کلب بنانے کی تحریک
☆ درخت لگانے اور شجر کاری کی تحریک
☆ ربوہ کو سرسبز و شاداب بنانے کی تحریک
☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی میں مسکراتے رہنے کی تحریک
☆ تسبیح وتحمید درود شریف اور استغفار کی خاص تحریک
☆ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کے لئے اڑھائی کروڑ روپے مہیا کرنے کی تحریک
☆ امن عالم کے لیے صدقات اور دعاؤں کی تحریک
☆ چودھویں صدی ہجری کو الوداع کہنے اوعر پندرھویں صدی ہجری کا استقبال کرنے کے لئے لا الہ الا اللہ کا ورد کرنے کی تحریک اور دو زائد ماٹو(motto)
☆ تعلیم القرآن کی تحریک
☆ اشاعت قرآن کی تحریک
☆ حفظ قرآن کی تحریک
☆ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کی تحریک
☆ غلبۂ اسلام کی صدی کے لئے قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے لئے دس سالہ تحریک
☆ ادائیگی حقوق طلبا
☆ طلبا، ڈاکٹروں اور انجینئروں کو ایسوسی ایشنیں بنانے کی تحریک
☆ طلبا کو سویا بین کھانے کی تحریک
☆ ہر گھر میں تفسیر صغیر رکھنے کی تحریک
☆ ہر گھر میں مرحلہ وار تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلدیں رکھنے کی تحریک
☆ صد سالہ احمدیہ جوبلی تک سو سائنس دان اور اگلی صدی میں ایک ہزار سائنس دان اور محققین پید اکر نے کی تحریک
☆ چودھویں صدی کی تکمیل پر ''ستارہ احمدیت'' کا تحفہ
☆ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کے اعلان کے موقع پر مزید دو ماٹو(motto)
☆ استغفار کرنے کی تحریک
☆ قلمی دوستی کی تحریک
☆ یورپ۔امریکہ اور کینیڈا میں کمیونٹی سنٹر اور عید گاہیں بنانے کی تحریک
☆ فولڈرز شائع کرنے کی تحریک
☆ بچوں کے لئے خوبصورت اور دلچسپ کتب لکھنے کی تحریک
☆ انصار اللہ کی صف اول اور صف دوم بنانے کی تحریک
☆ اطفال و ناصرات کے لئے معیار کبیر وصغیر کی تحریک
☆ مہمان خانے بنانے کی تحریک (وَسِّعْ مَكَانَكَ)

☆ جلسہ سالانہ کے موقع پر غیر ملکیوں کو تقاریر کے تراجم سنانے کی تحریک
☆ مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کی طرف سے ان ممالک کے جھنڈے لہرانے کی تحریک
☆ پریس لگانے اور ریڈیو سٹیشن بنانے کی تحریک
☆ سو زبانوں میں لٹریچر تیار کرنے کی تحریک
☆ صد سالہ احمدیہ جوبلی تک سو ممالک میں جماعتیں قائم کرنے کی تحریک
☆ اولاد کا اکرام کرنے کی تحریک
☆ بیوی بچوں کے ساتھ حسن سلوک اور عزت سے مخاطب ہونے کی تحریک
☆ افریقی ممالک کے لئے ڈاکٹروں اور اساتذہ کو وقف کرنے کی تحریک
☆ حلف الفضول کی طرح مجالس بنانے کی تحریک
☆ عاجزی اور انکساری اختیار کرنے کی تحریک
☆ دشمن سے بدلہ نہ لینے اور بد دعا نہ کرنے کی تحریک
☆ افغان مہاجرین کے لیے دعااور بیماروں کو طبی سہولتیں فراہم کرنے کی تحریک
☆ بنی نوع انسان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں قرآن کریم دینے کی تحریک
☆ دنیا کے اطراف و جوانب کو نور مصطفویؐ سے منور کرنے کی تحریک
☆ جلسہ سالانہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے لئے دیگوں کی تحریک
☆ وظائف کمیٹی کی تشکیل
☆ احمدی بچیوں کی بروقت شادی کر دینے کی تحریک
☆ جلسہ سالانہ پر رضا کاروں کی فراہمی کی تحریک
☆ تمام مجالس کے اجتماعات میں نمائندگی کی تحریک
☆ مشاورت میں کم عمر نمائندوں کی شمولیت کی تحریک
☆ جماعتی تعمیرات کی نگرانی کے لئے احمدی انجینیئر وں کو تحریک اور ایسوسی ایشن کا قیام
☆ کھانے پینے کے لئے اسلامی آداب اختیار کرنے کی تحریک
☆ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی کامیابی کے لئے ماہوار ایک نفلی روزہ رکھنے کی تحریک
☆ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی کامیابی کے لئے روزانہ کم از کم سات مرتبہ سورة فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھنے کی تحریک
☆ صد سالہ احمدیہ جوبلی کی کامیابی کے لئے روزانہ کم از کم دو رکعت نفل نماز پڑھنے کی تحریک
☆ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی کامیابی کے لئے تسبیح و تحمید، درود شریف، استغفار اور قرآن کریم اور حدیث کی بعض دعائیں معین تعداد میں روزانہ پڑھنے کی تحریک
☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعا(جو اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہے)پڑھنے کی تحریک۔
☆ مجلس صحت کا قیام
☆ فضل عمر فاؤنڈیشن ،انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کو غیر ملکی مہمانوں کے لئے گیسٹ ہاؤس بنانے کی تحریک
☆ جماعت کے افراد کو قوی اور امین بننے کی تحریک
☆ متلاشیان حق کو وفود کی شکل میں مرکز میں لانے کی تحریک

☆ قلمی دوستی کے ذریعے دعوت الیٰ اللہ کی تحریک

☆ ذیلی تنظیموں کے ضلعی اور علاقائی اجتماعات منعقد کرنے کی تحریک

☆ جنگی قیدیوں اور افغان مہاجرین کے لئے گرم کپڑے اور رضائیاں بنا کر مفت سپلائی کرنے کی سکیم

☆ اسلامی آداب و اخلاق کی ترویج و اشاعت

(حیات ناصر جلد 1۔صفحہ 606 تا 610)

تحریکات خلافت رابعہ:

خلافت رابعہ کی پہلی ''تحریک بیوت الحمد'':

سپین(Spain) میں تعمیر بیت کی توفیق ملنے پر ہر احمدی کا دل حمد باری تعالیٰ سے لبریز تھا اس حمد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 29اکتوبر 1982ء(اخاء1361 ہش) میں ارشاد فرمایا کہ خداکے گھر کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ہمیں غربا کے لئے مکان بنوانے کی طرف بھی متوجہ ہونا چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی طرف سے اس فنڈ میں دس ہزار روپے دینے کا اعلان فرمایا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 اکتوبر1982ء الفضل 27نومبر 1982ء)

تحریک کے ثمرات:

اللہ کے فضل وکرم سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت میں ہی87 کشادہ اور آرام دہ مکان بن گئے، پانچ سو افراد کو گھر کی حالت بہتر بنانے یا وسعت دینے کے لئے رقم دی گئی، اس طرح قادیان میں بھی 37 بیوت تعمیر کئے گئے جہاں درویشا ن قادیان کے خاندان یا ان کی بیوائیں رہائش پذیر ہیں۔

(جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ۔صفحہ115مرتبہ شیخ خورشید احمد صاحب)

خلافت خامسہ میں بیو ت الحمد کے تحت اب ان گھروں کی تعداد اللہ کے فضل سے ایک سو تک پہنچ گئی ہے۔ اس طرح تقریباً''652''مستحق خاندانوں کو ان کی ملکیتی زمین پر گھروں کی تعمیر اور توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد کی جا چکی ہے۔اور یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

(روزنامہ الفضل27اپریل2006ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی دوسری بابرکت تحریک:

داعی الیٰ اللہ بننے کی تحریک:

سیدناحضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے1983ء کے آغاز میں ہی اپنے متعدد خطبات جمعہ میں جماعت کے دوستوں کواس طرف توجہ دلائی کہ موجودہ زمانہ اس امر کا متقاضی ہے کہ ہر احمدی مرد، عورت، جوان بوڑھا اور بچہ دعوت الیٰ اللہ کے فریضہ کو ادا کرنے کے لیے میدان عمل میں اتر آئے تا کہ وہ ذمہ داریاں کما حقہٗ ادا کی جاسکیں جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالی ہیں۔

تحریک کا پس منظر:

اس تحریک کا پس منظر بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

'' اس وقت ایسے مہلک ہتھیار ایجاد ہو چکے ہیں جن کے ذریعہ چند لمحوں میں وسیع علاقوں سے زندگی کے آثار تک مٹائے جا سکتے ہیں۔ ایسے خطر ناک دور میں جب کہ انسان کی تقدیر لا مذہبی طاقتوں کے ہاتھ میں آچکی ہے اور زمانہ تیزی سے ہلاکتوں کی طرف جا رہا ہے۔ احمدیت پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ احمدیت دنیا کو ہلاکتوں سے بچانے کا آخری ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ آخری ان معنوں میں کہ اگر یہ بھی نا کام ہو گیا تو دنیا نے لازماً ہلاک ہو جانا ہے اور اگر کامیاب ہو جائے تو دنیا کو لمبے عرصہ تک اس قسم کی ہلاکتوں کا خوف دامنگیر نہیں رہے گا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جنوری1983ء)

دعوت الیٰ اللہ کے ثمرات اور عالمی بیعت:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق پیغام دین حق کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کی سچی تڑپ اور حقیقی لگن کے ساتھ کام کیا۔ تعلیم و تربیت کے جدید ذرائع سے بھرپور فائدہ اٹھایا، ہر احمدی کو داعی الی اللہ قرار دیا، جماعت175 ممالک میں مضبوطی سے قائم ہو ئی اور صرف دس سالوں میں 17 کروڑ افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے جس کی تفصیل ذیل میں تحریر ہے:

سال	بیعتوں کی تعداد
1993	204,308
1994	421,753
1995	847,725
1996	1,602,721
1997	3,004,585
1998	5,004,591
1999	10,820,226
2000	41,308,975
2001	81,006,721
2002	20,654,000
میزان	164,875,605ماشاء اللہ

دعوت الیٰ اللہ کے ثمرات کی مزید جھلک:

مختلف ممالک میں نئی جماعتوں کا قیام:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور ہجرت میں نئی جماعتوں کے قیام میں غیر معمولی اور حیرت انگیز اضافہ ہوا۔ لندن آنے کے بعد پہلے سال یعنی 85-1984ء میں یہ تعداد254ہو گئی، سال87-1986ء میں یہ تعداد بڑھ کر 258 ہو گئی۔ اس کے بعد اس میں سال بہ سال مسلسل حیرت انگیز اضافہ ہوتا رہا۔ اس رفتار کا اندازہ آخری تین سالوں کے جائزہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ سال 2000-1999ء میں12343مقامات پر نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا اور سال2002-2001 ء میں دنیا بھر میں 4485 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس طرح ہجرت کے 19سالوں میں دنیا بھر میں 35358مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

خلافت رابعہ میں مساجد کی تعمیر:

دور ہجرت کے پہلے سال85-1984 ء میں نئی مساجد جو دنیا بھر میں قائم ہوئیں ان کی تعداد 32 تھی۔

☆ 86-1985ء میں یہ تعداد 32سے بڑھ کر 206 ہو گئی۔

☆ 87-1986ء میں 136نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔

☆ مساجد کی تعمیر اور بنی بنائی مساجد کے عطا ہونے کی رفتار میں حیرت انگیز طور پر جو اضافہ ہوا جس کا اندازہ مندرجہ ذیل تین سالوں کے جائزہ سے لگایا جا سکتا ہے:

1999ء میں............1524، 2000ء میں...........1915، 2001ء میں..........2570

ہجرت کے 19سالوں میں مجموعی طور پر کل 13065 نئی بیوت جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں قائم کرنے کی توفیق ملی۔

اللہ کے فضل سے اسی تحریک کی بدولت خلافت خامسہ میں 2005ء تک 181ممالک میں یہ پودا پھیل چکا ہے اور بیوت الذکر کی تعداد بھی بڑھ کر (1984ء سے تاحال) 13ہزار 776 تک پہنچ گئی ہے۔

(الفضل مورخہ5اگست2005ء)

احمدیہ مراکز تبلیغ کا قیام:

یورپ: 1984ء میں آٹھ ممالک میں کل تعداد سولہ تھی جو بڑھ کر اٹھارہ ممالک میں ایک سو اڑتالیس ہو چکی ہے۔

امریکہ: امریکہ میں تعداد 6سے بڑھ کر 36 ہو چکی ہے۔

کینیڈا: 1984ء میں 5مشن ہاؤسز تھے جن میں 5 کا اضافہ ہوا۔ بعض پرانے مشن ہاؤسز فروخت کر کے کئی گنا بڑے مشن ہاؤسز خریدے گئے۔

افریقہ: 1984ء میں 14ممالک میں کل تعداد 68 تھی اب 25ممالک میں تعداد 656ہو چکی ہے۔

تراجم قرآن کریم:

دور خلافت رابعہ میں تراجم قرآ ن کریم کا تاریخ ساز کام ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے دیگر زبانوں میں معیاری اور مستند تراجم کا بے حد شوق اور جذبہ سے اہتمام کروایا۔ چنانچہ آپ کے اکیس سالہ دور خلافت میں جن زبانوں میں معیار ی تراجم کروا کر ان کی دیدہ زیب اور اعلیٰ معیار کی طباعت کا اہتمام ہوا، ان کی کل تعداد57ہو چکی ہے۔ جن زبانوں میں مکمل تراجم کی اشاعت ہوئی ان کے نام درج ذیل ہیں۔ نیز ان کے علاوہ دنیا کی کل 117زبانوں میں مختلف مضامین پر مشتمل منتخب آیات کے تراجم بھی شائع کئے جا چکے ہیں:

Albanian, Assamese, Bengali, Bulgarian, Chinese, Czech Danish, Dutch, English,

Esperanto, Fifian, French, German, Greek, Gujrati, Gurumukhi, Hausa, Hindi, Lobo, Indonesian, Italian, Japanese, Kashmiri, Kikuyu, Korean, Luganada, Malay, Malayalam, Manipuri, Marathi, Mende, Nepalalese, Norwegian, Orian, Pasht, Persian, Polish, Portuguese, Punjabi, Russian, Saraeki, Sindhi, Spanish, Sundanese, Swahili, Swedish, Tagalog, Tamil, Telugu, Turkish, Tuvalu, Urdu, Vietnamese ,Yuruba, Thai-vol:1 part 1-10, Jual ,Kikamba.

اللہ کے فضل سے اب خلافت خامسہ میں تراجم قرآن کریم کی کل تعداد 60ہو چکی ہے۔

(سووینئر سیدنا طاہر ـص20 تا23 مطبوعہ جماعت برطانیہ و الفضل 5اگست2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی انقلاب انگیز تحریکات کی تفصیل:

حضور نے اپنے دور خلافت میں متعدد تحریکات فرمائیں۔ بعض تحریکات خصوصی دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے تھیں اور بعض اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے عملی اقدامات کے طور پر کی گئیں جبکہ بعض کا تعلق خدمت کے روشن پہلوؤں سے تھا۔ ان تمام تحریکات کا احاطہ کرنا اس مضمون میں ممکن نہیں تاہم ان میں سے بیشتر تحریکات درج ذیل ہیں:

= پہلے مطبوعہ پیغام میں عالم اسلام اور فلسطین کی بہتری کے لئے دعاؤں کی تحریک (الفضل 13جون 82)

= جھوٹ کے خلاف جہاد کی تحریک (درس القرآن19جولائی82ء)

= لجنہ کو عالمگیر دعوت اللہ کا منصوبہ بنانے کی تحریک (اجتماع لجنہ 18اکتوبر82ء)

= محرم میں کثرت سے درود پڑھنے کی تحریک (مجلس عرفان24اکتوبر82ء)

= بیوت الحمد سکیم کا اعلان (خطبہ جمعہ29اکتوبر82ء)۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور کی پہلی مالی تحریک ہے۔

= وقف بعد از ریٹائرمنٹ کی تحریک (اجتماع انصار اللہ5نومبر82ء)

= تحریک جدید دفتر اول و دوم کو تا قیامت جاری رکھنے کی تحریک (خطبہ 5نومبر82ء)

= باہمی جھگڑے ختم کرنے کی تحریک (خطبہ 5نومبر82ء)

= نمازوں کی حفاظت کرنے کی تحریک (خطبہ 19نومبر82ء)

= مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات تیار کرنے کی تحریک (خطبات استقبالیہ تحریک جدید 2دسمبر82ء)

= امریکہ میں 5نئے مراکز اور مساجد کے قیام کی تحریک (15دسمبر82ء)

= احمدی خواتین کو پردہ کی پابندی کی تحریک (خطبات جلسہ سالانہ 27دسمبر82ء)

= الفضل اور ریویو آف ریلجنز کی اشاعت دس ہزار کرنے کی تحریک (خطبات جلسہ سالانہ27دسمبر82ء)

= کینیڈا (Canada) میں نئے مراکز تبلیغ اور مساجد کی تحریک (20اپریل83ء)

= عید پر غربا کے ساتھ خوشیاں بانٹنے کی تحریک (12جولائی83ء)

= بد رسوم کے خلاف جہاد کی تحریک (خطبہ جمعہ16دسمبر83ء)

= جلسہ کے لئے 500دیگوں کی تحریک (الفضل 8فروری84ء)

= برطانیہ اور جرمنی میں دو نئے مراکز قائم کرنے کی تحریک (خطبہ جمعہ18مئی84ء)

= حبشہ (Africa) کے مصیبت زدگان کی مالی امداد (خطبہ 9نومبر84ء)

= حفظ قرآن کی تحریک(11نومبر84ء)
= نستعلیق کتابت کے لئے کمپیوٹر (Computer) کی تحریک(خطبہ 12جولائی85ء)
= تحریک جدید کے دفتر چہارم کا آغاز(خطبہ 25 اکتوبر85ے)
= قیام نماز کے لیے ذیلی تنظیمیں ہر ماہ اجلاس کریں(خطبہ8نومبر85ء)
= وقف جدید کو عالمگیر کرنے کا اعلان(خطبہ27دسمبر85ء)
= سیدنا بلال فنڈ کا قیام (خطبہ14مارچ86ء)
= توسیع مکان بھارت فنڈ (خطبہ28مارچ86ء)
= جلسہ ہائے سیرۃالنبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی تحریک(خطبہ8اگست86ء)
= فتنہ شدھی کے خلاف جہاد(خطبہ22اگست86ء)
= متاثرین زلزلہ ایل سلو اڈور (El Salvador) کی امداد(خطبہ17اکتوبر86ء)
= لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے نئے ہال و دفتر کے لئے چندہ(خطبہ 16جنوری87ء)
= صد سالہ جوبلی سے پہلے ہر خاندان ایک نیا احمدی بنائے(خطبہ 30جنوری87ء)
= صد سالہ جوبلی پر ہر ملک میں ایک یادگار عمارت بنائی جائے (خطبہ6فروری87ء)
= تحریک وقف نو کا اعلان(خطبہ3اپریل87ء)
= توسیع مسجد نور ہالینڈ (Holand) (خطبہ21اگست87ء)
= منہدم شدہ مساجد کی تعمیر کریں(خطبہ18ستمبر87ء)
= اسیران کی فلاح و بہبود کے لئے کوشش (خطبہ4دسمبر87ء)
= نصرت جہاں تنظیم نو(خطبہ 22جنوری88ء)
= سپینش (Spanish)سیاحوں کی میزبانی کی تحریک(خطبہ 4اگست88ء)
= نوجوانوں کو شعبہ صحافت سے منسلک ہونے کی تحریک(خطبہ24فروری89ء)
= احمدی خاندان اپنی تاریخ مرتب کریں(خطبہ17مارچ89ء)
= مسجد الرحمٰن واشنگٹن (Washington D.C.)کے لئے چندہ(خطبہ 7جولائی89ء)
= افریقہ و ہندوستان کے لئے5 کروڑ کی تحریک(خطاب جلسہ سالاہ یو کے89ء)
= پانچ بنیادی اخلاق اپنانے کی تحریک(خطبہ 24نومبر89ء)
= واقفین نو کو تین زبانیں سیکھنے کی تحریک(خطبہ یکم دسمبر89ء)
= متاثرین زلزلہ ایران کے لئے امداد(جون89ء)
= روس (Rusia)میں دعوت الیٰ اللہ اور وقف عارضی(خطبہ 15جون90ء،18اکتوبر91ء)
= فاقہ زدگان افریقہ کے لئے امداد(خطبہ18جنوری91ء)
= مہاجرین لائبیریا (Laberia)کے لئے امداد کی تحریک(خطبہ26اپریل91ء)
= کفالت یتامیٰ کی تحریک(جنوری1991ء)
= خدمت خلق کی عالمی تنظیم کا اعلان(خطبہ 28اگست92ء)
= مختلف شعبوں کے احمدی ماہرین کو سابق روسی ریاستوں میں جانے کی تحریک(خطبہ2اکتوبر92ء)
= بوسنیا (Bosnia)کے یتیم بچوں ،صومالیہ (Smalia) کے قحط زدگا ن کے لئے امداد(خطبہ30اکتوبر 92ء)

= مسی ساگا(ٹورانٹو کینیڈا) احمدیہ مسجد کے لئے عطیات(خطبہ 30اکتوبر92ء)
= 1993ء کو انسانیت کا سال منانے اور بہبود انسانی کی تحریک(خطبہ یکم جنوری93ء)
= ظلم کے خلاف آواز اٹھانے، تمام ممالک کے سربراہان سے رابطہ کر کے انہیں تقویٰ اور سچائی کی راہ پر بلانے کی تحریک(خطبہ 22جنوری93ء)
= مظلومین بوسنیا کی مالی و اخلاقی امداد(خطبہ29جنوری93ء)
= مختلف مذاہب کے لئے نوجوانوں کی ریسرچ ٹیمیں بنانے کی تحریک(خطبہ14مارچ93ء)
= گھر اور معاشرہ کو جنت نظیر بنانے کی تحریک(خطبہ16اپریل93ء)
= جماعتی اجلاسوں میں بزرگوں کے تذکرے کریں(خطبہ 13اگست 93ء)
= بزرگ پرستی سے بچیں تا آئندہ نسلیں بچ جائیں(خطبہ13اگست93ء)
= قطب شمالی (North Pole) کی پہلی مسجد کے لئے مالی تحریک(خطبہ8اکتو بر93ء)
= شہد پر منظّم تحقیق کرنے کی تحریک(پروگرام ملاقات6جنوری94ء)
= مظلومین روانڈا کے لئے مالی امداد (خطبہ22جولائی94ء)
= نو مبایعین کے لئے مرکزی تربیت گاہوں کا قیام(خطبہ19اگست94ء)
= کینسر (Cancer) پر ریسرچ کی تحریک(پروگرام ملاقات6دسمبر94ء)
= MTAکے لئے متنوع اور دلچسپ پروگرام بنائیں(خطبہ 16دسمبر94ء)
= انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے پانچ ملین پاؤنڈ کی تحریک(خطبہ24فروری94ء)
= نظام شوریٰ کے چارٹر (charter) کا دیگر زبانوں میں ترجمہ کرنے کی تحریک(خطبہ31مارچ95ء)
= اُمرائے اضلاع، امارات کے تقاضے پورے کریں(خطبہ 14جون96ء)
= مشرقی یورپ میں جماعتی ضروریات کے لئے 15لاکھ ڈالرز کی تحریک(خطبہ27دسمبر96ء)
= ہر احمدی گھرانہ ڈش انٹینا (Dish Antena) لگائے(مجلس سوال و جواب10جنوری97ء)
= شاملین وقف جدیدکی تعداد بڑھائیں(خطبہ2جنوری98ء)
= ''سرخ کتاب''رکھنے کی تحریک(خطبہ7اگست 98ء)
= بیلجئم (Belgium) کی مسجد کے لئے مالی امداد(خطبہ یکم مئی98ء)
= خلیفۂ وقت کا خطبہ براہ راست سنیں(خطاب جلسہ سالانہ بیلجیم 3مئی98ء)
= درس القرآن ایم ٹی اے سے استفادہ کریں(خطبہ19جون 98ء)
= ''عمل الترب'' پر ریسرچ کریں(پروگرام ملاقات14ستمبر98ء)
= امانتوں کا حق ادا کریں(سلسلہ خطبات 28اگست تا18ستمبر98ء)
= امیر مسلم ممالک غریب ملکوں کے بچوں کے لئے دولت مختص کریں(خطبہ25دسمبر98ء)
= یتامیٰ بیوگان کی خدمت کی عالمی تحریک نیز اہل عراق کے بچوں یتیموں اور بیواؤں کے لئے دعا کی تحریک(خطبات جمعہ29جنوری،5فروری99ء)
= تعمیر مساجد کا منصوبہ(خطبہ 19مارچ99ء)
= لواحقین کو شہدا کی تفصیلات جماعتی ریکارڈ کے لئے بھجوانے کی تحریک(خطبہ21مئی99ء)
= نوافل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سبحان اللہ وبحمدہٖ.......پڑھنے کی تحریک(خطبہ19نومبر99ء)

= پاک زبان استعمال کرنے کی تحریک(4فروری2000ء)

= جماعت انڈونیشیا (Indonesia) انفاق سبیل اللہ کی مثال بنے اور آئندہ 25سال میں ایک کروڑ ہو جائیں(خطبات جلسہ انڈونیشیا 2جولائی2000ء)

= بیت الفتوح کے لئے مزید5ملین پاؤنڈ کی تحریک(خطبہ16فروری2001ء)

= مریم شادی فنڈ کا اجرا (خطبہ21،28فروری2003ء)

= ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First) کے ذریعہ عراق کی مالی امداد کی تحریک(خطبہ4اپریل2003ء)

(سیدنا طاہر نمبر سوونیئر جماعت برطانیہ۔صفحہ 29,28)

خلافت رابعہ کی انقلاب انگیز تحریک:

تحریک وقف نو:

احمدیت کے قیام پر 23مارچ1989ء کو سو سال پورے ہونے پر خدا تعالیٰ کے احسانوں پر تشکر کے جذبات کے اظہار کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے دسمبر1973ء میں صد سالہ جشن تشکر منصوبے کا اعلان فرمایا جس پر کام کا آغاز آپ کی زندگی میں ہوا مگر جون1982ء میں آپ کی وفات کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دور خلافت ثالثہ کے اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے کئی کا م کئے۔جوں جوں نئی صدی قریب آتی گئی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دل میں نئی صدی کے استقبال کے لئے مزید جوش اور ولولہ پیدا ہوتا رہا اور اسی کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے3اپریل1987ء کو ایک تحریک فرمائی جو تحریک وقف نو کے نام سے موسوم ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس سلسلہ میں فرمایا:

> ”میں نے یہ سوچا کہ ساری جماعت کو میں اس بات پر آمادہ کروں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے جہاں ہم روحانی اولاد آئندہ ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں ابھی سے وقف کر دیں اور یہ دعامانگیں کہ اے خدا ہمیں ایک بیٹا دے لیکن اگر تیرے نزدیک بیٹی ہی ہونی مقدر ہے تو ہماری بیٹی ہی تیرے حضور پیش ہے........مائیں دعائیں کریں اور والد بھی ابراہیمی دعائیں کریں کہ اے خدا ہمارے بچوں کو اپنے لئے چن لے ان کو اپنے لئے خاص کرلے۔ اس وقف کی شدید ضرورت ہے۔ آئندہ سو سالوں میں کس کثرت سے اسلام نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے غلا م ہوں۔ واقفین زندگی چاہئیں کثرت کے ساتھ اور ہر طبقہ زندگی سے واقفین زندگی چاہئیں، ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں، آپ اگلی صدی میں خدا کے حضور جو تحفے بھیجنے والے ہیں یا مسلسل بھیج رہے ہیں۔احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بے شمار چندے دے رہے ہیں مالی قربانیاں کر رہے ہیںایک تحفہ جو مستقبل کا تحفہ ہے وہ باقی رہ گیا تھا۔ مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سالوں کے اندر یہ عہد کر لیں جس کو بھی جو اولاد نصیب ہو گی وہ خدا کے حضور پیش کر دے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ3اپریل1987ء)

تحریک پر والہانہ لبیک اور دفترِ وقفِ نو کا قیام:

ابتدا میں تحریک وقف نو دو سال کے لئے تھی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مزید دو سال کے لئے بڑھایا اور پھر احباب جماعت کے اشتیاق کے پیش نظر یہ تحریک دائمی تحریک بن گئی۔
1992ء میں حضور نے واقفین نو بچوں کی تربیت کی خاطر ایک نئی وکالت قائم فرمائی جو وکالت وقفِ نو کہلاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی روشنی میں دنیا بھر میں احمدی احباب اپنے بچوں کی تربیت کر رہے ہیں۔مقامی جماعتوں میں سیکرٹریان وقفِ نو کا بھی اسی غرض کے لئے تقرر کیا جاتا ہے تا وہ بچوں کی تربیت کر سکیں۔اس وقت واقفین نو بچوں کی تعداد26 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔

(''دینی معلومات کا بنیادی نصاب''۔صفحہ221,219شائع کردہ مجلس انصار اللہ پاکستان۔صفحہ223)

تحریکات خلافت خامسہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرزا مسرور احمد صاحب مورخہ22اپریل2003ء کو خلافت پر متمکن ہوئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ کے دور کی تحریکات تحریر ہیں:

1۔ دعوت الیٰ اللہ کے لئے عارضی وقف کی تحریک:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ4جون2004ء میں فرمایا:
''دنیا میں ہر احمدی اپنے لئے فرض کر لے کہ اس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک اس کا م کے لئے وقف کرنا ہے۔''

(الفضل 31اگست 2004ء)

2۔ زیادہ سے زیادہ وصایا کرنے کی تحریک:

حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اگست 2004ء جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر فرمایا:
''چونکہ 2005ء میں نظام وصیت کے سو سا پورے ہو جائیں گے اس لئے کم از کم پچاس ہزار وصایا ہو جائیں۔اس طرح2008ء تک خلافت جوبلی کے اظہار خوشنودی کے طوپر لازمی چندہ دہند گا ن میں سے کم از کم پچاس فیصد موصی ہو جائیں۔

(مشعلِ راہ جلد پنجم حصہ دوم۔صفحہ 79,78)

تحریک وصایا اور اس کے ثمرات:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ2004ء کے موقع پر جب زیادہ سے زیادہ وصایا کرنے کی تحریک فرما ئی تو اس وقت تک وصیت کنند گان کی کل تعداد صرف38000کے قریب تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اگلے سال میں پہلے مرحلے کے طور پر15000نئی وصایا ہو جائیں تا کہ وصیت کے سو سال پورے ہونے پر یہ تحفہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر سکیں۔اس تحریک پر احباب جماعت نے والہانہ طور پر لبیک کہا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ برطانیہ2005ء پرحضور اقدس نے اعلان فرمایا کہ ایک سال میں اللہ کے فضل سے 16ہزار148احباب نے وصیت کر دی ہے۔

(روزنامہ الفضل مورخہ 5اگست2005ء ماہنامہ خالد ستمبر2004ء ص9)

اللہ کے فضل و کرم سے ماہ مئی 2006ء تک اب وصیت کنند گا ن کی 58000(اٹھاون ہزار) سے زائد کی درخواستیں آچکی ہیں۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی:

2008ء میں خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر استحکامِ خلافت اور اظہار خوشنودگی کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ27 مئی2005ء میں مالی قربانی کی تحریک فرمائی اور اس خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے لئے ایک روحانی پروگرام عطا فرمایا۔اس کی تفصیل تحریر ہے:

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ،شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشا کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ (روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں)

4۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔(2:251)(روزانہ کم از کم 11مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اے ہمارے رب!ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

5۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔(3:9)(روزانہ کم از کم 33مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اے ہمارے رب !ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔(روزانہ کم ازکم 11مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں کرتے ہیں (یعنی تیرا رُعب ان کے سینوں میں بھر جائے) اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

7۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔(روزانہ کم از کم 33مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گنا ہ سے اور میں جھکتا ہوں اس کی طرف۔

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (روزانہ کم از کم33مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اللہ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ! رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر۔

9۔ مکمل درود شریف۔ (روزانہ کم از کم 33مرتبہ پڑھیں)

(ماہنامہ ''خالد''جولائی2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت کے انعام او احباب جماعت کی ذمہ داریوں کے حوالے سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گے اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔‘‘

(روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء)